Regd No P.67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

Weekly Badr Qadian

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۴

ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری

نائب:۔ فیض احمد گجراتی

شمارہ ۲۹

شرح چندہ
سالانہ -/۷ روپے
ششماہی -/۴ ″
ممالک غیر -/۸ ″

(فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے)

۱۵ ؍ وفا ۱۳۴۴ ہش	۱۴ ؍ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ	۱۵ ؍ جولائی ۱۹۶۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۳ ؍ جولائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۰ ؍ جولائی بوقت ۸ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی لقرس کی تکلیف میں بھی افاقہ رہا۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت حضور انور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۱۴ ؍ جولائی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ شمالی ہند کے تربیتی دورہ سے مع رفقاء آج ۱/۲ ۱۲ بجے رات بذریعہ کار بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ الحمد للہ۔ (سفر کے مختصر کوائف نیچے ملاحظہ فرمائیں)۔

آپ کے اہل و عیال قادیان میں بفضلہ تعالیٰ بخیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

سفر کے کوائف

محترم صاحبزادہ صاحب مع چوہدری فیض صاحب مظفر پور سے پٹنہ تشریف لے گئے ۲ ؍ جولائی کو نماز جمعہ آپ نے اس جگہ پڑھائی خطبہ میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق استوار رکھنے کی اہمیت بیان فرمائی۔ ۳ ؍ جولائی کو پٹنہ سے چل کر شام کو خانپور ملکی پہنچے رات وہیں قیام رہا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا اور تبلیغی و تربیتی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اسی روز دوپہر کو بھاگلپور پہنچے شام کو مولوی محمد سلیمان صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے بھی شرکت فرمائی بعدہ کلکتہ کے لئے روانہ ہوئے۔ وہاں کسی قدر قیام کے بعد آپ کانپور کی احمدیہ صوبائی کانفرنس میں شرکت کے لئے کانپور تشریف لائے۔ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب کی اطلاع کے مطابق دوران سفر محترم صاحبزادہ صاحب کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

علاقہ یوپی کی صوبائی احمدیہ کانفرنس کامیابی سے اختتام پذیر ہوگئی

پیشوایانِ مذاہب کو خراجِ عقیدت اور سیرتِ طیبہ کا روح پرور بیان

جلسہ کا افتتاح کانپور کے میئر اور صدارت ڈپٹی میئر کارپوریشن نے کی

کانپور ۱۲ ؍ جولائی کو بذریعہ تار حسب اعلان مقامی طور پر سلسلہ یو۔ پی کی صوبائی احمدیہ کانفرنس بتاریخ ۱۰ و ۱۱ ؍ جولائی ۱۹۶۵ء کو منعقد ہونے والی تھی۔ بفضلہ تعالیٰ مقررہ تاریخوں پر ٹھیک پروگرام کے مطابق کامیابی سے منعقد ہوئی۔ اس اسبارہ میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ صدر مجلس استقبالیہ صوبائی کانفرنس کی طرف سے حسب ذیل برقی اطلاع موصول ہوئی ہے

” صوبہ یوپی کی صوبائی احمدیہ کانفرنس کامیابی سے ختم ہوگئی۔ پہلے روز جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد ہوا جس کا افتتاح کانپور کے میئر نے کیا۔ اور صدارت کے فرائض ڈپٹی میئر کارپوریشن کانپور نے ادا کئے۔

جلسہ میں مختلف نمائندوں نے حصہ لیا اور مختلف مذاہب کے مقدس پیشوایان کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

دوسرے روز (بتاریخ ۱۱ ؍ جولائی) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر جلسہ ہوا۔ جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے فرمائی “۔

واضح رہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور مکرم چوہدری فیض احمد صاحب جو ۲۶ ؍ جون سے شمالی ہندوستان کی بعض جماعتوں کے دورہ پر تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے واپسی پر اس کانفرنس میں بھی شرکت فرمائی۔ علاوہ ازیں حسب پروگرام سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکزی مبلغین اور صوبہ یوپی کی جماعتوں کے بیشتر احباب اس کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے کانپور پہنچ رہے تھے۔ کانفرنس کے کامیابی سے منعقد ہونے اور مختلف مذاہب کے نمائندوں کی اس میں شرکت کی اطلاع احباب کے لئے یقیناً باعث مسرت ہوگی دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسکے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور بہت سی سعید روحوں کی ہدایت کا باعث بنائے۔ آمین

صوبہ بہار کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ مظفر پور۔ بہار

محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کی ہدایت کے مطابق بہار کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ مورخہ ۱۵ ؍ جون سے شروع ہوا۔ پروگرام کے مطابق مکرم سید محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر صوبہ بہار اور خاکسار ۱۵ ؍ جون کو بھاگلپور پہنچے۔ وفد کے قیام کا انتظام مکرم ڈاکٹر سید محمد یونس صاحب کی قیامگاہ پر تھا۔ ۱۵ ؍ جون کو بھاگلپور کی جماعت میں تربیتی امور انجام دیئے گئے۔

۱۶ ؍ جون کو بعد نماز مغرب برہ پورہ میں ایک تبلیغی جلسہ مکرم شہامت حسین صاحب وکیل مرحوم کے بنگلہ پر زیر صدارت مکرم پراونشل امیر صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم سید فیروز الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے خوش الحانی سے در ثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اردو منظوم کلام پڑھا اس کے بعد خاکسار نے ” آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیاں دور حاضرہ کے متعلق “ کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ اللعالمین قرار دیا ہے۔ لیکن آج کے مسلمانوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اپنے کمرے کے دروازے اور کھڑکیاں بند کرکے واویلا کرتا ہے کہ جبکہ سورج موجود ہے تو میرے کمرہ میں روشنی کیوں داخل نہیں ہوتی حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں جو دور حاضرہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اگر غیر احمدی علماء ان پیشگوئیوں پر یکجائی نگاہ ڈالیں تو وہ نہایت آسانی سے ساتھ احمدیت کی صداقت کو معلوم کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ان بے شمار پیشگوئیوں کا مرکزی نقطہ مسیح موعود اور مہدی مسعود کا وجود بتایا گیا ہے۔ بعدہ خاکسار نے تفصیل کے ساتھ پیشگوئیاں بیان کیں۔ اور بتایا کہ اب مسلمان اسی صورت میں رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس ذات سے روشنی حاصل کر سکتے ہیں۔ جبکہ الٰہی نوشتوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہو کر اس پروگرام میں حصہ لیں جو تبلیغ و تربیت کے لئے اس مقدس جماعت کے ذریعہ سے بنایا گیا ہے۔ خاکسار کی تقریر کے بعد صدارتی تقریر ہوئی۔ اور دعا پر اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

جلسہ میں بھاگلپور کے احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ غیر احمدی دوست اگرچہ قلیل تعداد میں جلسہ میں شریک ہوئے۔ تاہم ارد گرد کھڑے ہو کر سنتے رہے۔ اور یہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

قادیان میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پُروقار جلسہ

سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر روح پرور تقاریر

(رپورٹ مرسلہ محترم بھائی اللہ دین صاحب سکرٹری تبلیغ لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

قادیان دارالامان ۱۲ر جولائی مسجد اقصٰے میں سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے انتظام کے ماتحت زیر صدارت حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز آٹھ بجے صبح تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے فرمائی۔ اس کے بعد حافظ عبد الرحمٰن صاحب نے درود و سلام پر مشتمل ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ پھر مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری نے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض

کے موضوع پر تقریر شروع کرتے ہوئے اس شدید گرمی کا ذکر فرمایا۔ جو کہ آج سے چند روز قبل بچوں۔ بوڑھوں اور ہر چرند پرند کو بے چین کئے ہوئے تھی۔ اور پھر بارش کی وجہ سے لوگوں کی جان میں جان آئی۔ اور بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل بھی قرآنی بیان ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس کے مطابق لوگوں کی بداعمالی کی وجہ سے ہر جگہ فتنہ و فساد کی آگ لگی ہوئی تھی اور تمام مخلوق بزبان حالی آسمان سے رحمت الہٰی کی انتظار کر رہی تھی۔ چنانچہ رحمت خداوندی جوش میں آئی۔ اور رب العٰلمین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سراپا رحمت بنا کر بھیجا جنہوں نے وحشی لوگوں کو انسان بنایا اور انسانوں سے با اخلاق انسان اور باخدا انسان بنا دیا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے تفصیل سے بیان کیا کہ کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنوں۔ بیگانوں۔ دوستوں دشمنوں حتّٰی کہ نباتات اور حیوانات کے لئے سراپا رحمت تھے۔ دوسرے نمبر پر آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اخلاق فاضلہ کے اتمام کا ذکر کیا اور حدیث نبوی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق کی تفصیل بیان کی۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ خلق کی تشریح کی اور بتایا کہ انسان کے طبعی تقاضوں اور فطری جذبات کو موقعہ اور محل کے مطابق استعمال کا نام خلق ہے

آخر میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق ایک نہایت لطیف اقتباس پڑھ کر سنایا کہ کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مختلف قسم کے اخلاق فاضلہ کا ظہور ہوا۔

دوسری تقریر مکرم مولوی جلال الدین صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے موضوع پر فرمائی آپ نے اللہ تعالےٰ کی قدیم سنت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جب بھی دنیا پر ضلالت اور گمراہی کا دور دورہ ہوتا ہے تو اس کے ازالہ کے لئے انبیاء اور مامورین کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث کیا جاتا ہے۔ اسی ضمن میں مقرر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل کے انبیاء کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ جب دنیا ارتقاء کے بلند مقام پر پہنچ گئی اور اس کے ساتھ ہی ضلالت اور گمراہی نے بھی دنیا کو پورے طور پر اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اور عرب کی حالت تو نہایت ہی خطرناک ہو گئی۔ ایسی حالت میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ حضور کی قوت قدسیہ نے وحشیوں سے انسان اور باخدا انسان بنا دیا۔ اور انہیں نجاست کے گڑھے میں سے نکال کر گلزار میں پہنچا دیا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے صحابہ کی اسلام سے پہلے کی حالت اور قبول اسلام کے بعد کی حالت کا تفصیل سے موازنہ کر کے بتایا کہ کس طرح وہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے طفیل قربانی اور ایثار کے مجسمے بن گئے۔ اور تاریخ میں اپنا خاص مقام پیدا کر گئے۔

تیسری تقریر مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رواداری

کے موضوع پر کی۔ آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل دنیا میں لڑائی جھگڑے اور فتنہ و فساد زوروں پر تھے۔ مختلف مذاہب بھی آپس میں برسر پیکار تھے۔ ہر ایک مذہب کا یہی دعویٰ تھا کہ خدا صرف ہمارا ہی ہے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کے متعلق رب العٰلمین کا تصور قائم کر کے شاندار رواداری کا ماحول پیدا کر دیا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے پیشوایان مذاہب اور مختلف مذاہب کے مقامات مقدسہ کے احترام اور غیر مسلموں کے ساتھ آ[illegible] روادارانہ سلوک کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو بیان کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اور صحابہؓ کے عمل کا تفصیل سے ذکر کیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے ایک نظم پڑھی اور پھر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات عورتوں پر

کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل طبقہ نسواں پر ہونے والے مظالم رسم ستی و دختر کشی ورثہ سے حصہ نہ ملنا کا ذکر کرنے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان سفاکانہ و ظالمانہ رسوم کے ختم کر دیئے جانے کو تفصیل سے بیان فرمایا۔ اور عورتوں کے متعلق ان کی مختلف حیثیتوں میں بیٹی۔ زوجہ کے متعلق اسلامی تعلیم اور اسلام میں طبقہ نسواں کے حقوق کی ادائیگی کے بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تعلیم کو وضاحت سے بیان کیا۔

اس کے بعد عزیزم محمد انعام صاحب غوری متعلم مدرسہ احمدیہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھی اور پھر عزیزم شبیر احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات غلاموں پر

کے موضوع پر تقریر شروع کرتے ہوئے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل حضور کے زمانہ میں غلاموں پر ڈھائے جانے والے مظالم کا ذکر کیا۔ اور تفصیل سے بتایا کہ اس وقت کس طرح ان سے وحشیانہ سلوک کیا جاتا تھا۔ اور کیسی کیسی ناقابل برداشت تکالیف دی جاتی تھیں۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو رحمۃ للعٰلمین تھے کی غلاموں سے حسن سلوک اور ان کو آزاد کرنے کے لئے تعلیم کو تفصیل سے ذکر کیا اور اس کے ساتھ ہی اسلامی تاریخ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے نام لیواؤں کے حسن کردار کی مختلف مثالوں سے وضاحت کی۔

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مشہور [illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] سلام خوش الحانی سے سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ اور پھر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امن عالم

کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ ابتدائے آفرینش سے ہی انسان امن پسند زندگی اختیار کرنے کا متمنی رہا ہے۔ مگر باوجود کوشش کے امن حاصل نہیں ہو سکا جس کی وجہ .... سلامتی اور امن دینے والے اللہ تعالےٰ کی تعلیم کی طرف سے عدم توجہی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ لائی ہوئی امن کے متعلق الہٰی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے اللہ تعالےٰ کے متعلق رب العالمین کا تصور بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام مذاہب کا زاویہ نگاہ ہی بدل کر رکھ دیا۔ اذ جعلنا البیت مثابۃ للناس و امنا کے ماتحت مکہ کو دنیا کے لئے امن کا مرکز مقرر فرمایا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے امن عالم کے متعلق اسلامی تعلیم کے مختلف پہلوؤں توحید۔ اخوت اور مساوات۔ رنگ اور نسل کے امتیاز کے انسداد۔ گندہ دہنی خیر مذاہب کے پیشواؤں اور ان کی عبادت گاہوں کے احترام اقتصادی لحاظ سے مزدوروں وغیرہ کی ترقی کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور آخر میں بیان کیا کہ موجودہ زمانہ میں بھی اسلامی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی امن حاصل ہو سکتا ہے۔

آخر میں صاحب صدر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف واقعات آپ کا مصائب پر صبر ہجرت۔ جنگ حنین کے موقعہ پر بے مثال بہادری اور جرأت کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ یہ سب باتیں اللہ تعالےٰ پر ایک زبردست ایمان سے ہی حاصل ہو سکتی ہیں۔

اس طرح یہ مبارک تقریب ساڑھے گیارہ کے قریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ مستورات نے بھی پردہ کی رعایت سے تقاریر کو سنا اور فائدہ اٹھایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

مرتبہ خاکسار بشیر احمد حنرل۔ اے گیانی قادیان دارالامان۔

امتحان میں کامیابی اور درخواست دعا

میری دوسری بیٹی عزیزہ سلیمہ بشریٰ امسال پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میٹرک میں شامل ہوئی تھی عزیزہ امۃ السلام محمدی درویش بچی تھی جو امتحان میں شامل ہوئی اللہ تعالےٰ کے فضل اور احباب کی دعاؤں کی برکت سے عزیزہ ۴۶۵ نمبر حاصل کر کے سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہو گئی ہے الحمد للہ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی اس

خطبہ جمعہ

توحید کامل کے بغیر کبھی انسان کو حقیقی ایمان اور اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا

توحید کامل کا نمونہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے دکھایا

ہمیشہ اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ دین کی خدمت کرنیکی کوشش کرتے رہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ر نومبر ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا
وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا
الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَ
جَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ
جِهَادِهٖ (الحج رکوع ۱۰)

اس کے بعد فرمایا۔

اس آیت میں

مومنوں کو خطاب کرتے ہوئے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یا ایہا الذین اٰمنوا ارکعوا اے مومنو! رکوع کرو۔ رکوع سے ایک تو وہ رکوع مراد ہوتا ہے جو نماز میں ادا کیا جاتا ہے لیکن رکوع کے ایک معنے توحید کے بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ عرب لوگ اسلام سے پہلے اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے والے شخص کو ہمیشہ راکع کہا کرتے تھے کیونکہ وہ بتوں کی پرستش کرنے کی بجائے خدا تعالےٰ کی طرف اپنی توجہ رکھتا اور اس کے سامنے عجز اور تذلل کا اظہار کرتا تھا (تاج) یہاں بھی رکوع کے معنے توحید کے ہی ہیں کیونکہ آگے عبادت کا ذکر آتا ہے جس میں رکوع بھی شامل ہوتا ہے پس اس جگہ ارکعوا سے یہی مراد ہے کہ اے مومنو تم توحید کامل اختیار کرو۔

حقیقت یہ ہے

کہ مسلمانوں کے سوا اور دوسری کسی قوم میں توحید کامل نہیں۔ دوسرے مذاہب والے بالعموم اپنے ارباب کو اتنی عظمت دیتے ہیں کہ انہیں خدا کا قائمقام بنا دیتے ہیں ان کے مذہبی پیشوا جو بھی فتوے دے دیں وہ سمجھتے ہیں کہ اس سے باہر جانا ناجائز ہے صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو یہ کہتا ہے کہ

استفت قلبک ولو افتاک المفتون

ایک مفتی تو الگ رہا۔ اگر سارے مفتی مل کر کسی بات کے متعلق فتوے دیں لیکن تمہارا دل اور دماغ گواہی دے رہا ہو کہ یہ فتویٰ غلط ہے اور خدا تعالےٰ کی شریعت کچھ اور کہتی ہے تو جو خدا کی بات ہو اسے مانو۔ ان کے فتووں کو نہ مانو۔

غرض توحید کامل کے بغیر انسان کو کبھی

حقیقی ایمان

نصیب نہیں ہوتا۔ یہی ایمان تھا جس کا نمونہ صحابہؓ نے دکھایا۔ اور انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ اللہ تعالےٰ سے زیادہ کوئی اور کوئی چیز عزیز نہیں۔ احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو صحابہ اس غم میں پاگلوں کی طرح ہو گئے۔ حتیٰ کہ حضرت عمرؓ جیسے مومن نے بھی کہنا شروع کر دیا کہ اگر کسی نے یہ بات کہی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں تو اس کی گردن اڑا دوں گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسےٰ علیہ السلام کی طرح احکام لینے آسمان پر گئے ہیں وہاں سے وہ واپس آئیں گے اور منافقوں کو ماریں گے

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

نے یہ بات سنی تو آپ مسجد میں تشریف لائے اور منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا:

اَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا
فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ.
وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ
اللّٰهَ حَیٌّ لَا يَمُوْتُ (بخاری
کتاب بدء الخلق باب
مناقب المہاجرین و
فضلہم)

اے لوگو تم میں سے جو شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عبادت کیا کرتا تھا۔ اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں لیکن جو شخص اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتا تھا اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ اب دیکھو باوجود اس کے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا صحابہؓ کو شدید صدمہ تھا۔ اتنا صدمہ کہ آپؐ کے ایک صحابیؓ نے یہ شعر کہے کہ

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِیْ
فَعَمِیَ عَلَیْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ
فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

یعنی اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

تُو تو میری آنکھ کی پتلی تھی

تیرے مرنے کے ساتھ آج میری آنکھ اندھی ہو گئی ہے۔ اب تیرے مرنے کے بعد کوئی شخص مرے مجھے اس کی موت کی پرواہ نہیں مجھے تو صرف تیری موت کا ڈر تھا۔ اب تیری موت کے بعد زید مرے بکر مرے یا کوئی اور مرے۔ مجھے اس کی کوئی فکر نہیں۔ پھر بھی ان کی محبت حضرت ابوبکرؓ کی محبت سے زیادہ نہ تھی۔ حضرت ابوبکرؓ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر اللہ تعالےٰ کے سوا کسی انسان کو خلیل بنانا جائز ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو خلیل بناتا۔ پھر انہوں نے اسلام کی خاطر اتنی

عظیم الشان قربانیاں

کیں کہ ان کے مقابلہ میں دوسرے صحابہؓ کی قربانیاں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتیں۔

ایک جنگ کے موقعہ پر جبکہ سخت تنگی کا زمانہ تھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چندہ کے لئے اعلان کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے سمجھا آج میں

چندہ میں سب سے بڑھ جاؤں گا

میں نے اپنی دولت کے دو حصے کر دیئے۔ ایک حصہ اپنے گھر میں رکھا اور ایک حصہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا اور میں نے سمجھا آج

میرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا

لیکن میرے پہنچنے سے پہلے ہی حضرت ابوبکرؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ چکے

. . . .

. . . . اور جو کچھ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا تو . . . .

. . . . اس کو دیکھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ ابوبکرؓ . . . اپنا سب مال چندہ میں دے دیا تم نے اپنے گھر میں کیا رکھا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ گھر میں خدا اور اس کے رسول کے سوا اور کچھ نہیں۔ تب حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں شرمندہ ہو گیا۔ اور میں نے سمجھ لیا کہ یہ بڈھا جو ہر میدان میں مجھ سے بازی لے جاتا ہے آج بھی بڑھ گیا ہے۔ جس نے اپنی قدرت سے بہت زیادہ قربانی کی تھی لیکن اس نے

مجھ سے بھی زیادہ قربانی کی ہے

ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ایسی قربانی کرنے والے انسان کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جو محبت ہو گی وہ اور کسی کو نہیں ہو سکتی مگر باوجود اس کے اس نے اس موقعہ پر ایسا صبر دکھایا کہ جن لوگوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ قرار دیا تھا ان پر خوش ہونے کی بجائے کہ وہ آپ کے محبوب کو زندہ قرار دیتے ہیں . . . اس نے . . . اگر . . . . کا خدا کہا اور زندہ رہنے والا رب خدا ہی

ہے جو شخص خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کو زندہ قرار دیتا ہے۔ وہ یقیناً مشرک ہے اور میں مشرک نہیں ہوں۔

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب آپ کا تیار کردہ لشکر

حضرت اسامہؓ کی کمان میں

شام جانے لگا تو صحابہؓ کے مشورہ سے خود حضرت عمرؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا اس وقت سارا عرب مرتد ہو گیا ہے یہ مناسب نہیں کہ مدینہ کے سب لڑنے والے سپاہی باہر بھیج دیئے جائیں۔ آپ اس وقت لشکر کو روک لیں تاکہ منافقوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔ جب وہ تباہ ہو جائیں گے اور اسلام پھر نئے سرے سے قائم ہو جائے گا تو شام کو فتح کر لیں گے حضرت ابو بکرؓ جو بظاہر بڑے نرم دل تھے اور لڑائی کرنے والے نہیں سمجھے جاتے تھے کہنے لگے عمرؓ تم یہ کہتے ہو کہ میں اسامہ کے لشکر کو روک لوں حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں خود اس لشکر کو تیار کیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ یہ لشکر شام کو بھجوا دیا جائے۔ کیا میں آپ کا خلیفہ بن کر سب سے پہلا کام یہ کروں گا کہ آپ نے جو لشکر تیار کیا تھا اس کو روک لوں یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ حضرت عمرؓ نے کہا مدینہ کے ارد گرد کے تمام

قبائل مرتد ہو گئے

وہ مدینہ پر حملہ کریں گے اور تھوڑے ہی دنوں میں مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا عمرؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کے لحاظ سے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ کیا ہوگا۔ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بات کو بہر حال پورا کروں گا۔ اگر مدینہ میں سارے منافق آ جائیں اور تم مجھے سب چھوڑ کر چلے جاؤ تب بھی میں اکیلا ان سب کا مقابلہ کروں گا اور خدا کی قسم اگر مدینہ کی گلیوں میں عورتوں کی لاشوں کو کتے گھسیٹتے پھریں تب بھی میں اس لشکر کو نہیں روکوں گا جس لشکر کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھجوانے کے لئے تیار کیا تھا مگر باوجود اس نرمی اور محبت کے آپؓ کو اللہ تعالیٰ کی توحید اتنی پیاری تھی کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقعہ پر حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپؐ زندہ ہیں۔ تو آپؓ نے کہا یہ شرک ہے۔ میں اسے تسلیم نہیں کر سکتا۔ شرک اسلام میں جائز نہیں ہے تو وہی بات تسلیم کی جائے گی جو عقائد توحید کے مطابق ہے۔ چنانچہ آپؓ نے توحید کو قائم رکھا اور حضرت اسامہؓ کے لشکر کو بھجوا دیا۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا

کہ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کی ایسی تائید فرمائی کہ منافق بھی شکست کھا گئے اور شام میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت اسامہؓ کو فتح اور غلبہ دیا۔ بے شک شام کی فتح کی تکمیل حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جا کر ہوئی لیکن حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ میں اس کی ابتداء ہو گئی تھی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کے ایمان کا بھی انہیں بدلہ دے دیا اور ان کے ذریعہ اسلام کو بڑی بھاری فتوحات ہوئیں۔ مگر حضرت ابو بکرؓ کا ایمان اس سے ثابت ہو گیا کہ انہوں نے

اپنے محبوب ترین وجود کے متعلق

بھی کوئی ایسی بات برداشت نہ کی جو خدا تعالیٰ کی توحید کے منافی تھی اور جب کسی نے کہا کہ وہ زندہ ہیں تو آپ نے فرمایا ہرگز نہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی دائمی طور پر زندہ ہے اور وہ کبھی نہیں مرے گا۔ میں موجود ہوں اور یہی تعلیم مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ آپؐ کی وفات کے بعد ہی میں اس تعلیم کو بھول جاؤں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات کی خبر سنکر آپ تشریف لائے اور آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور فرمایا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا یعنی

یہ نہیں ہو سکتا

آپؐ پر جسمانی موت بھی آئے اور روحانی موت بھی آ جائے۔

یعنی آپؐ کی موت کے بعد آپؐ کا مذہب بھی ضائع ہو جائے۔ آپؐ کا مذہب بہر حال قائم رہے گا۔ جسمانی موت آ گئی ہے۔ لیکن آپؐ پر روحانی موت نہیں آ سکتی۔ ایسی ہی توحید کی طرف اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں توجہ دلائی ہے کہ

یاایّھا الذین اٰمنوا ارکعوا

اے مومنو کامل توحید اختیار کرو اور ہر طرف سے ہٹ کر صرف خدا تعالیٰ کی طرف توجہ رکھا کرو۔ تب دا کتنا ہی کوئی عزیز ہو اگر وہ تم سے علیحدہ ہوتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی محبت تمہیں حاصل ہے تو تمہیں خدا تعالیٰ پر اتنا یقین ہونا چاہیئے اور اتنا توکل ہونا چاہیئے کہ تمہیں سمجھنا چاہیئے کہ کوئی شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا پھر فرماتا ہے۔ اسجدوا اتم سجدہ کرو۔ یہاں سجدے کی سجدہ سے مراد نماز والا سجدہ نہیں۔ کیونکہ آگے فرمایا ہے واعبدوا ربکم تم اپنے رب کی عبادت کرو اور عبادت میں سجدہ خود شامل ہوتا ہے پس یہاں سجدہ سے مراد اطاعت اور فرمانبرداری کرنا ہے۔ اور

اسجدوا کے معنے

یہ ہیں کہ تم اپنے ماں باپ اور بزرگوں اور حکومت کی اطاعت کرو۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ اپنے اندر نظم پیدا کرو۔ کبھی اپنے اندر بغاوت کی روح نہ آنے دو۔ اور نہ اپنے خاندانی بزرگوں سے بغاوت کرو۔ اور نہ حکومت کے اعمال سے بغاوت کرو بلکہ ہمیشہ اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرو واعبدوا ربکم اور اپنے رب کی عبادت کرو وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون اور ہمیشہ سب سے اچھا کام کرنے کی کوشش کرو۔

خیر کے معنے

عربی زبان میں صرف نیکی کے نہیں ہوتے۔ بلکہ اس کے معنے ایسے فعل کے ہوتے ہیں جن میں وہ تمام کمالات اور خصائص پائے جائیں جو اس کام کے مناسب حال ہوں (اقرب) پس وافعلوا الخیر کے یہ معنی نہیں نیکی کرو۔ بلکہ وافعلوا الخیر کے یہ معنے ہیں کہ تم سب سے اچھے اعمال بجا لاؤ لعلکم تفلحون تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ فلاح کے معنی عربی زبان میں اپنی مراد کو پا لینے کے ہوتے ہیں پس لعلکم تفلحون کے یہ معنی ہیں کہ اگر تم سب سے اچھی نیکیاں بجا لاؤ گے۔ تو اس کا نتیجہ ہوگا کہ تمہاری تمام نیک مرادیں پوری ہو جائیں گی اور اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ دنیا میں اپنے وجود کو قائم کر دے گا

مومن کی سب سے بڑی مراد

یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی کہا تھا کہ اے خدا جس طرح تیری بادشاہت آسمان پر ہے اسی طرح زمین پر بھی آ جائے۔ درحقیقت مومن کی سب سے بڑی خواہش یہی ہوتی ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ ہر ایک کو نظر آنے لگ جائے۔ وہ یہ نہیں چاہتا کہ صرف مجھے خدا نظر آ جائے بلکہ

مومن یہ چاہتا ہے

کہ ہر ایک کو خدا نظر آ جائے اور یہی اس کی مراد ہوتی ہے۔ جب وہ نیکیوں میں ترقی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی اس خواہش کو بھی پورا کر دیتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ دنیا میں اپنا وجود ظاہر کرنا شروع کر دیتا ہے۔ موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہم نے خدا تعالیٰ کو دیکھا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں نہ آتے۔ تو خدا تعالیٰ کا وجود ہمارے لئے بالکل مخفی ہوتا۔ عرش پر بیٹھا ہوا وجود کس کو نظر آتا ہے۔ مگر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہم نے خدا تعالیٰ کو دیکھا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں نہ آتے تو خدا تعالیٰ کا وجود ہمارے لئے بالکل مخفی ہوتا۔ عرش پر بیٹھا ہوا وجود کس کو نظر آتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خدا ہمارے لئے زمین پر آ گیا۔ اور ہم نے اپنی آنکھوں سے اس کے وجود کو دیکھ لیا۔ اور جب تک احمدی احمدیت پر سچے طور پر قائم رہیں گے۔ خدا تعالیٰ اپنے وجود کو ہمیشہ ان کے ذریعہ ظاہر کرتا رہے گا۔ پھر فرماتا ہے۔

وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ۔

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایسا جہاد کرو جو جہاد کا حق ہے۔ کیونکہ جہاد کی جتنی قسمیں ہیں ان میں تمام قسموں کو پورا کرو صرف تلوار کا جہاد ہی نہیں بلکہ

اسلام کی اشاعت کے لئے

ہر قسم کی قربانیاں کرنا اور دلائل اور براہین سے دشمنوں کا مقابلہ کرنا بھی جہاد میں شامل ہے۔ اور یہ وہ جہاد ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ساری عمر کرتے رہے۔ اور آج آپؑ کی جماعت بھی جہاد کر رہی ہے چنانچہ یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ۔ انڈونیشیا۔ سیلون۔ ماریشس۔ ہندوستان۔ اور دیگر کئی ممالک میں احمدیوں نے جہاد شروع کیا ہوا ہے۔ وہ تبلیغ اسلام کرتے ہیں اور لوگوں تک خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ لوگ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی

میں داخل ہوں۔ اب تک بعض ایسے ہندوؤں کے خط میرے نام آتے رہتے ہیں جنہوں نے قادیان کی چھپی ہوئی بعض کتابیں پڑھی ہیں اور کہتے ہیں ہم پر اسلام کی

حقیقت کھل گئی ہے

ہماری درخواست ہے کہ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اس سال جب ہم جابہ میں تھے تو میاں بشیر احمد صاحب نے آموں کی ایک ٹوکری مجھے بھجوائی۔ یہ ایک ہندو نے قادیان سے بھجوائے تھے جن کے پاس ہمارا دار الانوار والا باغ ہے اس نے لکھا کہ ایک دن خواب میں حضرت مرزا صاحب تشریف لائے تھے انہوں نے کہا آپ نے ہمیں آم کیوں نہیں بھجوائے چنانچہ میں یہ آم بھجواتا ہوں تاکہ خواب پوری ہو جائے۔ غرض ہمارا جہاد آج بھی لوگوں کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا کر رہا ہے ہندوستان میں بھی امریکہ میں بھی یورپ میں بھی سینکڑوں لوگوں کو زبانی صفحہ پر ۱)

مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی تعلیمی اور تربیتی مساعی کا جائزہ

"غانا" میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ربوہ کا کامیاب دورہ

ہزارہا افریقن احمدیوں کی طرف سے پُرتپاک خیر مقدم

استقبالیہ تقریب میں وزراء - دیگر اعلیٰ حکام اور غیر ملکی نمائندگان کی شرکت۔

صدر نکرومہ سے ملاقات

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نائیجیریا کا دورہ کرنے کے بعد تین مئی کو غانا تشریف لے گئے۔ غانا مشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیرونی مشنوں میں سے سب سے بڑا مشن ہے۔ پچاس ہزار کے قریب نفوس باقاعدہ بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور ایک بہت بڑی تعداد احمدیت کی سچائی اور سلسلہ کی تبلیغی کوششوں سے بے حد متاثر ہے۔ دس لاکھ روپے کے قریب اس مشن کا سالانہ بجٹ ہے۔ اور اس بجٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے۔ سارے مغربی افریقہ میں سب سے بڑی مسجد بھی یہیں ہے ایک جگہ غانا کے احمدی دوستوں نے حال ہی میں تعمیر کی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر سے بھی جماعت کے وقار میں اضافہ ہوا ہے۔ مغربی افریقہ کا سب سے پہلا احمدیہ سکنڈری سکول بھی غانا ہی میں ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغربی افریقہ میں تبلیغی مشنوں کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

"مجھے افریقہ میں تبلیغ اسلام کی ابتدائی تحریک اس وجہ سے ہوئی کہ میں نے ایک دفعہ حدیث میں پڑھا کہ افریقہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور مکہ مکرمہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ جب میں نے یہ حدیث پڑھی اس وقت میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اہل افریقہ کو مسلمان بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ یہ انذاری خبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹل جائے اور مکہ مکرمہ پر حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ بعض دفعہ منذر رؤیا آتا ہے تو ہم فوراً صدقہ کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کی موت کی خبر بھی ہوتی ہے تو وہ صدقہ کے ذریعہ ٹل جاتی ہے اور صدقہ کے ذریعہ موت کی خبریں ٹل سکتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اگر افریقہ کے لوگوں کو مسلمان بنا لیا جاوے تو وہ خطرہ جس کا ذکر احادیث میں آتا ہے نہ ٹل سکے چنانچہ میرے دل میں بڑے زور سے تحریک پیدا ہوئی کہ افریقہ کے لوگوں کو مسلمان بنانا چاہیئے اس بنا پر افریقہ میں احمدیہ مشن قائم کئے گئے ہیں۔ بے شک خدا تعالیٰ نے بعد میں اور بھی سامان پیدا کر دیئے جن سے افریقہ میں تبلیغ اسلام کا کام زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوتا چلا گیا۔ مگر اصل بنیاد افریقہ کی تبلیغ کی یہی حدیث تھی کہ افریقہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور خانہ کعبہ کو گرانے کی کوشش کرے گا (نعوذ باللہ) میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کے فضلوں کی امید میں چاہا کہ پیشتر اس کے کہ وہ شخص پیدا ہو جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے ہم افریقہ کو مسلمان بنا لیں اور بجائے اس کے کہ افریقہ کا کوئی شخص مکہ مکرمہ کو گرانے کا موجب بنے وہ لوگ اس کی عظمت کو قائم کرنے اور اس کی شہرت کو بڑھانے کا موجب ہو جائیں۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس پاک جذبے کو نوازا اور افریقہ میں بہت مضبوط جماعتیں جو انتہائی طور پر اسلام کی فدائی ہیں پیدا کر دیں۔ نائیجیریا کا دورہ مکمل کرنے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے جماعت غانا (غانا) میں تین مئی بروز سوموار ورود فرمایا۔ اکرا جو کہ غانا کا دار الحکومت ہے ہوائی اڈے پر جماعت کے دوست کثیر تعداد میں موجود تھے مردوں نے ایک طرف صفیں بنائی ہوئی تھیں۔ اور ہر طرف سے ان افریقی دوستوں کے نعرے اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (ایدہ اللہ تعالیٰ) زندہ باد کے نعرے گونج رہے تھے۔ استقبال کرنے والوں کی تعداد کا اس سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دوستوں سے مصافحہ کرتے کرتے ایک گھنٹہ لگ گیا۔ ہوائی اڈے سے ہوٹل پہنچے تو کھانے سے فراغت کے معاً بعد پریس کانفرنس شروع ہو گئی نہ صرف اخبارات کے نمائندے بلکہ ریڈیو اور مختلف ایجنسیوں کے نمائندے بھی اس پریس کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے آئے تھے پریس کانفرنس کا آغاز مکرم میاں صاحب کے ایک بیان سے ہوا۔ جو آپ نے پڑھ کر سنایا اور جس میں جماعت کے قیام کی غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کا تعارف مرکزی نظام اور بیرونی مشنوں کا کام وغیرہ امور کسی قدر وضاحت سے پیش کئے گئے تھے۔ بیان کے ختم ہوتے ہی سوالات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ بعض سوالات مذہبی امور سے تعلق رکھتے تھے۔ اور بعض سیاسی امور سے۔ مکرم میاں صاحب نے مذہبی سوالات کے جواب تو نہایت وضاحت سے دیئے۔ سیاسی سوالات کے متعلق پریس کے نمائندوں سے معذرت چاہی کہ چونکہ آپ سیاسی آدمی نہیں ہیں۔ اس لئے ان کے جواب نہ دے سکیں گے۔

غانا مشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیرونی مشنوں میں سے سب سے بڑا مشن ہے۔ پچاس ہزار کے قریب نفوس باقاعدہ بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں اور ایک بہت بڑی تعداد احمدیت کی سچائی اور سلسلہ کی تبلیغی کوششوں سے بے حد متاثر ہے۔ دس لاکھ روپے کے قریب اس مشن کا بجٹ ہے اور اس بجٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے

اس پریس کانفرنس کے بعد اخباری نمائندوں نے اپنے اس تاثر کا اظہار کیا کہ یہ سال رواں کی کامیاب ترین کانفرنس ہے۔ اس پریس کانفرنس کے ذریعہ جو وسیع پبلسٹی ہوئی۔ اس کا باقی ملکوں کے دورے پر نہایت خوشگوار اثر پڑا کیونکہ A. F. P (جو فرانس کی نیوز ایجنسی ہے) اور رائٹر نے مکرم میاں صاحب کے دورے کے پروگرام کو دوسرے ممالک میں قبل از وقت نشر کرنے میں کافی مدد کی۔ اس طرح اخبارات نے بھی نہ صرف خبروں کو نہایت نمایاں طور پر شائع کیا بلکہ فوری طور پر ان خبروں کو دوسرے ممالک میں بھیجنے کا انتظام کیا۔ یہ پریس کانفرنس دو گھنٹے تک جاری رہی اور نہایت خوشگوار ماحول میں انجام پذیر ہوئی۔ مکرم میاں صاحب نے ہر سوال کا جواب نہایت شگفتگی کے ساتھ دیا۔ جس کا نمائندگان پر گہرا اثر ہوا۔

تھوڑے سے وقفہ کے بعد جماعت کی طرف سے استقبالیہ کا انتظام تھا۔ جس میں حکومت غانا کے وزیر صنعت وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نائیجیریا اور مراکش کے سفراء پاکستان کے ہائی کمشنر۔ حکومت غانا کی وزارتوں کے متعدد سیکرٹری۔ فوجی افسر پولیس افسر۔ مسلمان عمائدین۔ عیسائی اور بعض ہندوستانی تاجر بھی شامل تھے۔

اتنی بڑی تعداد میں حکومت کے وزراء اور افسران اور مختلف ممالک کے نمائندوں کا اس استقبالیہ میں شریک ہونا اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے

(خطبہ بقیہ صفحہ ۴)

اسلام کی توجہ پیدا ہو رہی ہے

اور وہ توجہ پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ تمام دنیا میں اسلام پھیل جائے گا۔ آج اسلام کی حیثیت بے شک ظاہری طور پر کم نظر آتی ہے لیکن ایک وقت آئے گا کہ اس کے مقابلہ میں غیر مذاہب کی حیثیت بہت ہی کم ہو جائے گی کیونکہ اسلام کے لئے فتح مقدر ہے۔ اور اس کے دشمنوں کے لئے فتح مقدر نہیں ہے۔

فضل سے یہاں جماعت کا بہت اچھا اثر ہے اور ہر طبقہ کے لوگ جماعت کی دینی خدمات کے دل سے معترف ہیں۔

نائیجیریا کے بانی کمشنر الحاج عیسیٰ ولی صاحب نے بھی جو خود ایک منجھے عالم ہیں اور کانو کے سکول فار عربک سٹڈیز کے فارغ التحصیل ہیں جماعت کے کام کو خوب سراہا۔ یہ صاحب پاکستان کا دورہ کر چکے ہیں اور چند گھنٹوں کے لئے ربوہ میں بھی آ چکے ہیں جس کا ذکر نائیجیریا میں انہوں نے بارہا کیا اور ہر دفعہ اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ ربوہ میں انہیں کچھ زیادہ عرصہ کام کرنے کا موقع ملے۔ شمالی نائیجیریا کے وزیر اعلیٰ الحاج وسیلو، سرڈاؤ دانز سکوٹو (CSARDBUNA AF SOKOTA) سے ایک دفعہ مکرم مولوی سیفی صاحب کی معیت میں ملے تو ان سے بھی احمدیت کا ذکر محبت اور عقیدت کے رنگ میں کیا۔ احمد بیلو صاحب اس وقت دنیائے اسلام میں ایک خاص اہمیت کے حامل ہیں اور یہ احمدی مبلغین کی ملاقات اور ان کے کام کے گہرے تاثر کا نتیجہ ہے کہ وہ خود اب اسلام کی تبلیغ میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔ چنانچہ رابطہ عالم اسلامی کی سال رواں کی جو کانفرنس مکہ مکرمہ میں منعقد ہوئی تھی۔ اس میں آپ نے اسلام کی تبلیغ پر زور دیا تھا اور جاننے والے جانتے ہیں کہ ان کے تحت الشعور میں احمدیہ جماعت کے کام کے خوشکن نتائج ہی تھے جن کی وجہ سے وہ تبلیغ اسلام پر زور دے رہے تھے۔

اس استقبالیہ کے متعلق بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کا اثر ایک لمبے عرصہ تک دلوں سے محو نہ ہو سکے گا۔

اس سے اگلے روز مکرم میاں صاحب مع دیگر احباب کے اکرا سے کماسی تشریف لے گئے۔ کماسی اور اس کے گرد و نواح میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑی بڑی احمدی جماعتیں موجود ہیں وہاں پر احمدیوں کی کثرت کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے۔

ہوائی اڈے پر تقریباً پانچ ہزار کے قریب احمدی مرد اور عورتیں استقبال کے لئے موجود تھے۔ اور یہ سب کے سب بلند آواز سے اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد اور مرزا مبارک احمد زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔ ان میں سے ایک گروپ عربی زبان میں خوش آمدید کے گیت گا رہا تھا۔ اسی گیت میں جذبات محبت کے علاوہ اس بات پر خوشی کا اظہار کیا ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ایک اہم فرد غانا تشریف لائے۔ ان گیتوں میں اس بات کا بھی پُرزور طریق پر اظہار کیا گیا تھا کہ غانا کے لوگ اسلام پر فدا ہونے کے لئے تیار ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ اسلام جلد از جلد ساری دنیا پر غالب آ جائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام دنیا پر غالب آ جائے۔ افریقی آواز میں یہ گیت اتنے پیارے لگتے تھے کہ غیر از جماعت احباب کی بھی کثیر تعداد ان گیتوں کو سن سن کر جھوم رہی تھی۔ مکرم میاں صاحب پر بھی رقت طاری تھی۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا۔ ذرا اس وقت کی طرف نظر دوڑائیے جب قادیان کی چھوٹی سی بستی سے ایک گمنام شخص نے اعلان کیا تھا کہ اب اسلام کی ترقی کے دن قریب آ گئے ہیں اور اس اعلان پر نہ صرف پرائے بلکہ اپنے بھی ہنستے تھے اور پھر کماسی کے اس نظارے کی طرف نگاہ کیجئے کہ ہزاروں کی تعداد میں مرد اور عورتیں والہانہ طور پر یہ گیت گا رہے تھے کہ اسلام جلد از جلد دنیا میں غالب آ جائے اور وہ دل اور زبان سے اس بات کا اقرار کر رہے تھے کہ وہ اس راہ میں اپنی جانوں کی قربانی تک دینے کے لئے تیار ہیں۔ وہ کونسا دل ہے جو اس نظارہ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے سر بسجود نہ ہو جائے۔ اور اس پر رقت طاری نہ ہو جائے۔

ہوائی اڈے سے مکرم میاں صاحب معہ اپنے رفقاء کے ہوٹل میں پہنچے اور سامان اپنے کمروں میں رکھتے ہی احمدیہ سیکنڈری سکول کے طلباء سے خطاب کرنے کے لئے روانہ ہو گئے۔ ہمارا یہ سکول اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف تعلیم میں بلکہ کھیلوں میں بھی ملک بھر میں ایک ممتاز نام پیدا کر چکا ہے۔ اس سکول کو ایک عرصہ تک یہ فخر بھی حاصل رہا ہے کہ اس کے پرنسپل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے مکرم میاں مجید احمد صاحب رہے ہیں۔ افریقہ کے دور دراز علاقوں کے لئے یہ ایسی باتیں ہیں جو وہاں کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھی جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

سکول کے ہال میں مکرم میاں صاحب کو پرنسپل صاحب نے ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں مکرم میاں صاحب نے طلباء کو بیش قیمت نصائح فرمائیں۔ تعلیم کی طرف توجہ دینے کے علاوہ اسلامی روحانی اقدار کا بھی ذکر فرمایا۔ اور طلباء پر اس بات کی اہمیت واضح فرمائی کہ روحانی اقدار کو معیار بنایا جائے تو انسان کے سب کام سنور جاتے ہیں۔ سٹوڈنٹس یونین کے صدر نے مکرم میاں صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب کے خاتمے پر میاں صاحب کو سکول کے مختلف شعبے دکھائے گئے آپ نے سکول کی ترقی پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو ہر رنگ میں بابرکت کرے۔ آمین۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس سکول کے فارغ التحصیل طلباء اب ملک کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے بہت سے حکومت کے دفاتر میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔

طلباء سے خطاب اور سکول کے معائنے کے بعد مکرم میاں صاحب مشن ہاؤس تشریف لے گئے۔ مشن ہاؤس کے قریب احباب جماعت اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات صفیں بنا کر سڑکوں پر کھڑے تھے یہاں نہ صرف کماسی کے بلکہ گرد و نواح کے حتیٰ کہ وا WA اور شمالی Tamale اور دور دراز کے علاقوں سے بھی احمدی دوست تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان سب احباب نے اھلاً وسھلاً و مرحبا کے نعروں سے آپ کا استقبال کیا۔

اس علاقہ کی طرف سے استقبالیہ ایڈریس علاقائی صدر الحاج الحسن عطا (جو گذشتہ جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لائے تھے) نے پڑھا۔ جس میں مبلغین کی مخلصانہ کوششوں کو سراہا گیا تھا۔ اور اس بات کا اظہار کیا گیا تھا کہ یہ علاقے اب اسلام کی قبولیت کے لئے تیار ہیں۔ مزید مبلغین ملنے چاہئیں تاکہ اسلام کی ترقی کی رفتار تیز سے تیز کر دی جائے۔ مکرم میاں صاحب نے ایڈریس کے جواب میں ایک نہایت مؤثر اور ایمان افروز تقریر فرمائی۔ اس تقریر کا وہاں کی لوکل زبان میں ساتھ ہی ترجمہ سنایا گیا۔ اور اس مختصر سی تقریب کے بعد مکرم میاں صاحب سے درخواست کی گئی کہ مشن ہاؤس کی نئی عمارت پر یادگاری پلیٹ (PLAQUE) نصب فرمائیں۔ مکرم میاں صاحب نے دعاؤں کے ساتھ مشن ہاؤس پر پلیٹ نصب فرمائی۔ یہ مشن ہاؤس جس کی عمارت بہت خوبصورت ہے بہت حد تک مکرم مولانا عبد المالک صاحب کی کوششوں کا مرہون منت ہے انہوں نے اپنے قیام کے دوران سر توڑ کوشش کر کے اس کے لئے چندہ جمع کیا۔ اور اس عمارت کو شروع کروایا۔ گو عمارت کی تکمیل سے قبل ہی ان کو علالت کے باعث واپس مرکز آنا پڑا۔

پلیٹ نصب ہو جانے کے بعد جماعت کے منتظمین نے چندہ کی اپیل کی۔ چنانچہ مختلف علاقوں سے آئے ہوئے احمدی دوستوں نے جن میں مرد اور عورتیں دونوں ہی شامل تھے دیکھتے ہی دیکھتے اٹھارہ ہزار روپے کے قریب رقم مشن کی خدمت میں پیش کر دی جب یہ چندہ جمع کیا جا رہا تھا۔ نووارد WA کے دوستوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عربی نظم ترنم کے ساتھ سنائی۔ علاقائی صدر الحاج الحسن عطا صاحب نے اشانٹی کی جماعت کی طرف سے سونے کا بنا ہوا قومی نشان پیش کیا۔ جسے مکرم میاں صاحب نے شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا

اس تقریب کے لئے وا WA کے دوست کثرت سے آئے تھے۔ دراصل ان کی دلی خواہش تھی کہ مکرم میاں صاحب وا بھی ضرور تشریف لے جائیں۔ اس کے لئے انہوں نے یہ بھی کوشش کی تھی کہ جماعت کی طرف سے ہوائی جہاز کا انتظام کر لیا جائے۔ لیکن وا میں جہاز اتارنے کے لئے موزوں جگہ میسر نہ آنے کی وجہ سے ایسا نہ ہو سکا البتہ اس جماعت نے یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ ایسے مواقع بہت ہی کم آتے ہیں بلکہ یہ موقعہ تو ان کی زندگی میں پہلی دفعہ آیا ہے۔ اس لئے انہیں ایک کثیر تعداد میں کماسی جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کے اخلاص میں برکت دے۔ مشن ہاؤس کی اس تقریب کے بعد الحاج الحسن عطا صاحب نے ہوٹل میں لنچ دیا۔ جس میں تمام مبلغین اور عہدہ داران مدعو تھے۔

مغربی افریقہ کی سیاسی اور سماجی زندگی میں ان کے چیفس ایک بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اور کماسی کے چیف صاحب تو پورے غانا میں ایک بہت بڑی حیثیت کے مالک ہیں۔ لنچ (Lunch) کے بعد شاہ اشانٹی سے ملاقات کا وقت مقرر تھا۔ مکرم میاں صاحب معہ اپنے رفقاء کے ان کے محل پر تشریف لے گئے یہ صاحب جماعت احمدیہ کی دینی اور سماجی کوششوں کے بڑے مداح ہیں۔ گفتگو کے دوران انہوں نے جماعت کے متعلق تعریفی کلمات کہے۔

اس ملاقات کے بعد کماسی کی جماعت نے ہوٹل استقبالیہ کا انتظام کر رکھا تھا۔ چنانچہ اس موقع پر متعدد افسران حکومت اور عمائدین شہر اور پاکستانی اور ہندوستانی باشندوں سے مکرم میاں صاحب کا تعارف کروایا گیا۔ پانچ تاریخ بعد نماز جمعہ مکرم میاں صاحب کماسی سے بذریعہ ہوائی جہاز اکرا تشریف لے گئے۔ کماسی میں مکرم میاں صاحب کے لئے جو کار استعمال کی جا رہی تھی۔ اس پر جماعت احمدیہ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اکرا پہنچ کر بذریعہ کار سالٹ پانڈ کے لئے روانہ ہوئے۔

سالٹ پانڈ سے ایک میل کے فاصلہ

درخواست دعا۔ خاکسار کی اہلیہ کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ ناصرہ بیگم چند روز سے بیمار ہے اس کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے احباب بزرگ سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار بشیر احمد گجراتی درویش قادیان۔

ہر جماعت کے دوست کثرت کے ساتھ انتظار میں کھڑے تھے اور جب مکرم میاں صاحب کی کار معہ دیگر کاروں کے وہاں پہنچی تو انہوں نے اصرار کیا کہ اپنے اخلاص و محبت کے اظہار کے لئے خود کار کو دھکیل کر سالٹ پانڈ تک لے جائیں گے۔ یہ اور ایسے ہی دیگر محبت سے لبریز نظارے سادھری مرد اور عورتوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث تھے۔ سالٹ پانڈ تک ہوست کار کو خود دھکیلتے اور نعرے لگاتے ہوئے ایک عجیب ایمان پرور نظارہ پیش کر رہے تھے۔

سالٹ پانڈ میں عصر کی نماز کے بعد جماعت کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس استقبالیہ میں بھی اپنی جماعت کے دوستوں کے علاوہ شہر کے مسلمان اور غیر ملکی نمائندگان کو مدعو کیا گیا تھا۔ جب مشن ہاؤس سے جلسہ گاہ تک مکرم میاں صاحب تشریف لے جا رہے تھے تو مقامی دستور کے مطابق ایک بہت رنگ دار چھاتہ میاں صاحب پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ سڑک پر دو رویہ سکول کے طلباء نیلی وردیوں میں اور ہاتھوں میں جھنڈیاں لئے کھڑے تھے۔ جماعت کے مرکزی عہدہ دار بھی صفوں میں کھڑے تھے۔ مکرم میاں صاحب ان سب سے ملے اور پنڈال میں تشریف لے گئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ایڈریس پیش کیا گیا جس کا مکرم میاں صاحب نے نہایت موزوں جواب دیا۔۔۔۔ اس کے بعد جماعت کی طرف سے صدر جماعت مسٹر محمد آرتھر (یہ بھی گزشتہ جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لائے تھے) نے چیفوں کا ایک خاص قومی لباس مکرم میاں صاحب کو تحفہ کے طور پر پیش کیا۔ جمعرات کے دن جماعت کے عہدیداران سے مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ پہلے مبلغین گھانا کے ساتھ میٹنگ ہوئی پھر جماعتوں کے امراء (مبلغین مرکزی اور لوکل) اور صدر صاحبان کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ ان اجلاسوں میں تبلیغی اور تربیتی امور کے متعلق گفتگو ہوئی اور بعض اہم فیصلے کئے گئے۔

اس کے بعد مکرم میاں صاحب سالٹ پانڈ سے اکرا کے لئے روانہ ہوئے۔ سالٹ پانڈ سے اکرا کا سفر ایک اہمیت کا حامل تھا۔ راستے میں متعدد احمدی دیہات میں مکرم میاں صاحب نے جماعتوں سے ملاقات کی۔ سب سے زیادہ اہم جماعت جو راستے میں آئی وہ اکرافو کی تھی جہاں سے احمدیت کا غانا میں آغاز ہوا۔ وہاں کے ایک احمدی دوست جن کا نام مہدی تھا سب سے پہلے احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ یہ صاحب کافی عرصہ سے وفات پا چکے ہیں۔ مکرم میاں صاحب ان کی قبر پر تشریف لے گئے اور وہاں دعا کی۔ اسی طرح ایک لوکل مبلغ کی قبر پر بھی مکرم میاں صاحب نے دعا کی۔

اکرافو کی جماعت نے قومی رواج کے مطابق مکرم میاں صاحب کی خدمت میں تحفۃً ایک بکری کچھ یام (YAM) اور کچھ انڈے پیش کئے جو مکرم میاں صاحب کی ہدایت کے مطابق غرباء میں تقسیم کر دیئے گئے۔ مکرم میاں صاحب نے اپنی جیب سے دس پونڈ کی مزید رقم بھی عطا کی کہ بیوگان کی مدد کے لئے استعمال کی جائے۔

قارئین الفضل اس رپورٹ سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس دورے میں میاں صاحب کس قدر مصروف رہے۔ بعض اوقات آپ کی طبیعت زیادہ ناساز ہو جاتی رہی چنانچہ جب سالٹ پانڈ سے اکرا پہنچے تو مکرم میاں صاحب پر Colitis کا شدید حملہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کرنل ڈاکٹر رمضان صاحب کو کہ انہوں نے کینیڈین ماہر ڈاکٹر سے علاج کا انتظام کر دیا۔

اس سے اگلے روز صدر کوامے نکرومہ سے ملاقات ہوئی۔ ملاقات کے متعلق خیال تو یہ تھا کہ صدر صاحب کی مصروفیات (خصوصاً افریشیائی کانفرنس کی وجہ سے) کے باعث زیادہ سے زیادہ دس پندرہ منٹ تک کے لئے ملاقات ہو سکے گی۔ لیکن نصف گھنٹہ سے بھی زیادہ دیر تک گفتگو جاری رہی۔ صدر صاحب نے جماعت کی کوششوں کو بہت سراہا اور مکرم میاں صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ ان کے نمائندے نہایت اچھا کام کر رہے ہیں۔

صدر جماعت غانا نے مکرم میاں صاحب کی گفتگو میں اتنی دلچسپی کا اظہار کیا کہ جب ان کے پرائیویٹ سیکرٹری نے ایک فوجی افسر کی آمد کی اطلاع دی اور کہا کہ وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں تو صدر صاحب نے بے ساختہ اسے فرمایا کہ

Forget about him

یعنی (اسے بھول جاؤ)

۸ تاریخ بروز ہفتہ مغربی افریقہ کے مبلغین کی کانفرنس شروع ہوئی جو اگلے روز تک جاری رہی۔

۱۰ تاریخ کو غانا کا دورہ ختم کر کے مکرم میاں صاحب آئیوری کوسٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ الحمد للہ کہ غانا کا دورہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر رنگ میں بابرکت کرے

آمین۔

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور اُن کے جواب

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دارالقضاء ربوہ

سوال۔ ملیشیا میں عموماً عورتیں ہر ہفتہ ریڈیو پر بڑے ترنم اور خوش الحانی سے باآواز بلند مصری طرز پر تلاوت قرآن کریم کرتی ہیں جسے اکثر لوگ شوق سے سنتے ہیں۔ قرأت کے اکثر مقابلے بھی ہوتے ہیں۔ کیا اسلامی معاشرہ اور تعلیم کے لحاظ سے یہ طریقہ درست ہے؟

جواب۔ تلاوت قرآن کریم کا یہ انداز ازراہ غرور تو کی طرف ہے اس قسم کا اہتمام اسلامی ہدایات کے منافی اور ناپسندیدہ ہے۔ عورتیں اپنے مجمع یا جلسہ میں بلند آواز سے تلاوت قرآن کریم کر سکتی ہیں اور نظمیں بھی خوش الحانی سے پڑھ سکتی ہیں لیکن مردوں کو سنانے کے لئے یا ملک بھر میں نشر کرنے کے لئے ریڈیو پر عورتوں کا قرآن کریم کی تلاوت کرنا درست نہیں۔ بزرگانِ دین نے اسے بھی تبرج الجاھلیۃ خضوع النساء بالقول کے زمرہ میں شامل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو اس قسم کی دینی کمزوری سے محفوظ رکھے اور اس سے بچنے کی توفیق دے۔ آمین۔

سوال۔ آج کل قریب المرگ بیماروں کو خون دینے کا رواج ہے۔ کیا اس طرح خون دینے سے رضاعت والی حرمت لازم نہیں آتی جبکہ خون دودھ کا خلاصہ ہوتا ہے؟

جواب:۔ ڈاکٹری رائے کے مطابق اس طرح دیا ہوا دوسرے کا خون جزو بدن نہیں بنتا اور اگر بنے بھی تو بھی ایسی صورت میں قیاس نہیں چلتا کیونکہ رضاعت صرف ایک خاص عمر اور خاص مقدار میں دودھ پینے سے ہی ثابت ہو گی۔ محض کسی کا خون پینے یا جسم میں داخل کرنے سے رضاعت ثابت نہیں ہو گی۔

سوال۔ آجکل قریب الموت (بوقت نزع) یا مرے ہوئے انسان جسے مرے ہوئے پانچ دس منٹ ہو چکے ہوں کی آنکھ یا دیگر اعضاء مثلاً گردے، بازو، جلد کا کچھ حصہ فوراً علیحدہ کر کے محفوظ کر لیا جاتا ہے اور بعد میں کسی اندھے لنگڑے وغیرہ محتاج شخص کے جسم سے اپنے طریق پر جوڑ دیا جاتا ہے کہ وہ عضو زندہ ہو جاتا ہے۔ کیا اسلامی تعلیم کی رو سے یہ فعل جائز اور قابل استحسان ہے کیا یہ مثلہ کرنا اور لاش کی بے حرمتی کرنا نہیں؟

جواب۔ اس بارہ میں جماعت احمدیہ کا مسلک مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل فیصلہ کے مطابق ہے

"بعض لوگ وصیت کر جاتے ہیں کہ ان کی وفات پر ان کی نعش طبی تجربات کے لئے وقف ہو گی یا یہ کہ ان کا معدہ، دل، دماغ یا آنکھیں نکال لی جائیں اور طبی ریسرچ کیلئے استعمال کی جائیں۔ آجکل تو ایسے تجربات بھی ہو رہے ہیں کہ مرنے والے کی آنکھیں نکال کر محفوظ کر لی جاتی ہیں اور اندھوں کے فٹ کر دی جاتی ہیں یا جو نعش لاوارث ہوتی ہے وہ طبی ریسرچ کے لئے استعمال میں لائی جاتی ہیں یا جو قدیم لاشیں دستیاب ہوتی ہیں انہیں طبی ریسرچ کے کام میں لایا جاتا ہے۔ مندرجہ بالا بیان کردہ سب رقمیں جائز ہیں لیکن میت کا احترام اور ورثاء کی اجازت ضروری ہے۔ نیز موصی لہ کو اس کے متعلق کوئی قانونی حق نہ ہو گا۔"

سوال۔ قرآن کریم میں ہے اذا حضر القسمۃ ۔۔۔۔ تو کیا ورثاء کے علاوہ غیر وارث افراد کو، رشتہ دار کو، مسکین وغیرہ کو بھی کچھ نقدی وغیرہ میت کے ترکہ میں سے دینا ضروری ہے؟

جواب۔ ضروری ان معنوں میں ہے کہ دینے سے ثواب ملے گا اور ان کے محتاج ہونے کے باوجود اگر کچھ نہ دیا تو گناہ ہو گا۔ اور آخرت میں اللہ تعالیٰ باز پرس فرمائیں گے۔ تاہم ظاہری قانون کی کوئی گرفت اس پر نہیں ہے۔

سوال۔ اگر ورثاء میں صرف ایک لڑکی ہو تو اس کو نصف ملے گا۔ اور باقی کس کو دیا جائے گا؟

جواب۔ لڑکی یا لڑکیوں کو ان کا مقررہ حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے وہ میت کے عصبات کو ملے گا مثلاً اگر میت کا باپ ہے تو اسے ملے گا اگر باپ نہیں بھائی ہیں تو ان کو ملے گا۔ لیکن اگر اس کے قریبی رشتہ دار کوئی نہیں اور میت کی بہت بھی کوئی زندہ نہیں تو پھر بقیہ ترکہ بھی لڑکیوں کو ملے گا گویا سارا ترکہ لڑکیوں کو مل جائے گا۔

سوال۔ مرد کا حصہ عورت سے دوگنا ہوتا ہے لیکن ماں باپ دونوں کو مساوی کیوں ملتا ہے؟

جواب۔ اولاد کی موجودگی میں میت کے ماں باپ کو مساوات کی وجہ یہ ہے کہ ان کا حصہ صرف جنا ملتا ہے جو کہ ان کے سامنے ایک لمبا مستقبل ہے اور انہیں اپنے خاندان کی عزت و احترام کے سہارا چاہئے۔

امریکی رسالہ ٹائم کا معذرت نامہ

اُمّ المومنین حضرت ہاجرہؓ کے اعلیٰ مقام اور مقدس رتبہ کا اعتراف

از مکرم ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ آزاد نوجوان مدراس

امریکی رسالہ ٹائم نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۶ر اپریل ۱۹۶۵ء میں اُم المومنین حضرت ہاجرہؓ کو حضرت ابراہیمؑ کی ترک کردہ لونڈی قرار دیا تھا۔ اور ایک ایسی دلخراش بات تھی۔ جو معاصر کے عیسائی بیرونی بغض سے پیدا ہوئی۔ ضروری تھا کہ اس کی تردید کی جاتی۔ لہٰذا ہم نے رسالہ مذکور کے نام ایک خط ۱۸ر اپریل کو لکھا۔ جس کا اردو ترجمہ اخبار نوجوان مورخہ ۲۴ر اپریل ۱۹۶۵ء میں اپنے اداریہ کے ساتھ شائع کیا تھا۔

درس احترام | ہماری تنقید و تبصرہ کا مدعا یہ تھا کہ اُم المومنین حضرت ہاجرہ کے اعلیٰ مقام کو معاصر "ٹائم" پر انجیل کی روشنی میں واضح کیا جائے۔ اور یہ بتایا جائے کہ انبیاء کی احترام مستورات کو قرآن کریم کس قدر بلند مرتبہ عطا فرماتا ہے۔ اس بحث کے دوران میں ہم نے قرآن کریم کی اس آیت کو اخلاق کا قابل تقلید نمونہ بنا کر پیش کیا تھا

اخلاق کا معیار | النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم وازواجہ امھاتھم۔

مومنوں کے نزدیک خدا تعالیٰ کا نبی اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہوتا ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہوتی ہیں۔ اسرائیلی دو دینوں نے کچھ پاکدامن اور قابل احترام عورتوں کا ایسا استہزاء کیا کہ اگر کسی نے اگر ہاجرہؓ پر الزام لگایا تو کسی نے مریم صدیقہ پر بہتان باندھا۔

مریم کی بریت | قرآن کریم نے ان اسرائیلیوں کو نیک بیویوں کا احترام سکھایا بلکہ اخلاق کا معیار بھی بنایا اور اگر قرآن کریم کا نزول نہ ہوتا تو حضرت مریم صدیقہ کی بریت بہتان عظیم کا ہمیشہ نشانہ بنی رہتی۔ عیسائی دنیا پر قرآن کریم کا ایک یہ بھی احسان ہے کہ اس نے مریم صدیقہ کو ہرگز بری فرمایا:۔

وبکفرھم وقولھم علیٰ مریم بہتاناً عظیماً (قرآن مجید ۴/۱۵۷)

فطرتِ انسانی کے اخلاقی تقاضے ہی کچھ ایسے ہیں۔ اور مذہبی شائستگی اسی کا نام ہے۔ پیشوایان مذاہب کا احترام کیا جائے۔ ان کے گھربار اور اولاد کو قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا جائے۔ باقی رہے اخلاقی مسائل ان پر شرافت کے دائرہ میں رہ کر بحث کی جائے اور فریق ثانی کے دلائل پر انصاف کے ٹھنڈے دل سے سوچا جائے اور حق ثابت ہو جائے تو شریفوں کا یہ شیوہ ہوتا ہے کہ اپنی ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر صداقت کو تسلیم کریں۔

چنانچہ خوشی کی بات ہے کہ رسالہ ٹائم نے ہمارے خط کو اسی نقطہ نظر سے دیکھا اور پھر بذریعہ ہوائی ڈاک اس کا جواب بھی ہمارے نام ارسال کیا۔ اس جواب کا ترجمہ تفصیل ذیل ہے:۔

ٹائم (ان کارپوریٹڈ)

بذریعہ ہوائی ڈاک
ٹائم اینڈ لائف بلڈنگ
ڈاک فیلر سنٹر۔ نیو یارک ۲۰۔۱۰۰
جون ۱۵ر ۱۹۶۵ء

عزیزم مسٹر کریم اللہ

براہِ کرم ہماری معذرت قبول فرمایئے آپ کے خط کا جواب جلد ہی نہ دیا جا سکا۔ ایک غیر عادی ڈاک کی بھاری مقدار ہماری خط و کتابت میں دیری کا باعث بن گئی۔

ہماری ۱۶ر اپریل والی اشاعت کے رنگین تصاویر اور مذہبی مضمون "مسلم دنیا کی جدوجہد نئے رواج جدید" سے متعلق آپ کے تعریفی کلمات کا شکریہ۔ ہم یہ جان کر خوش ہوئے کہ آپ نے ہمارے مضمون کے چند بے لاگ تبصروں کو سراہا ہے۔ اور ہمیں اس امر کی بھی مسرت ہے کہ ہماری رپورٹ بابت اسلام اور آپ کی اس پر گرفت کے سلسلہ میں ہمیں آپ سے تحلیل کرنے کا موقعہ بھی مل رہا ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہم نے ہاجرہؓ کو ابراہیمؑ کی لونڈی لکھا اور اس کی وجہ آپ کو تکلیف پہنچی۔ اس نکتہ پر بحث کرنے کا یہ موقعہ پاکر بھی ہم خوش ہیں۔

اصل عبرانی میں ابراہیمؑ سے ہاجرہؓ کی رشتہ داری کی تعریف کے لئے لفظ (شفحہ) استعمال کیا گیا ہے اس لفظ کے معنے بیوی یا لونڈی کے ہو سکتے ہیں۔ بدقسمتی سے ہم نے غلط لفظ استعمال کر لیا۔ ہمارا انشاء یہ تھا کہ "ساری" اور "ہاجرہ" میں امتیاز قائم کیا جائے جو سابقہ کی کنیز تھیں۔ اور قانونی سطح کی رو سے اس کی ہم پایہ نہ تھیں۔ (ساری ابراہیم کی گھر والی تھیں۔ اور ہاجرہ بہ قانونی حقوق رکھتی تھیں) اب ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ مسلم روایت کی روشنی میں اور ماضی کے مشہور تعدد ازدواج کے پہلو سے بھی درست ہوتا کہ (ہاجرہ ۔ نوجوان) کو "بیوی" کا مقام دیا جاتا ۔ ہم دلگیر ہیں کہ گو ۔ نادانستہ ہی سہی ہم نے ہاجرہ کے ساتھ ایک ایسا برتاؤ نہیں کیا ۔ جو آپ کے اعلیٰ مقام ادب کے لئے ضروری تھا۔

ہمیں آپ سے ہمدردی ہے کہ وہ تصاویر جن میں "منا کی قربانی" سے تعریف تھی۔ اور جن میں بکروں کی قربانی کا ذکر تھا اس میں ہم ایک ایسا لفظ استعمال کرتے جو "خون خرابہ" سے کم وحشت اپنے اندر رکھتا بہرحال ہمارے الفاظ نے یہ صریح طور پر بتایا ہے کہ یہ خونی قربانی ہے جس کی روایت کو زمانہ کی قبولیت حاصل رہی۔ نسبتی لحاظ سے مغرب میں اس کی واقفیت نہیں۔

ہمیں افسوس ہے کہ جگہ کی تنگی نے ہمیں آپ کے مکتوب کے شائع کرنے کی اجازت نہیں دی۔

بخدمت مسٹر نوجوان کریم اللہ	صدق دلی سے آپ کا
احمدیہ مسلم مشن	(دستخط) ڈیراڈ ایڈمسکی
۱۴۳ لائیڈس روڈ	
مدراس ۱۴ (انڈیا)	برائے ایڈیٹرز (ترجمہ)

حفاظت و اشاعت دین | امریکی رسالہ کا یہ اعتراف حقیقت معذرت خواہی اس بات کی واضح دلیل ہے اس امر کی کہ آج کی دنیا میں صرف اور صرف احمدیوں کو خدا تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت اور اس کی اشاعت کے لئے چنا ہے۔ دلائل اور براہین انہیں تیز تیروں اور برچھیوں کی طرح دیئے گئے ہیں اور وہ اپنے کام میں اس قدر پیش پیش ہیں کہ کیا افریقہ اور کیا ایشیاء ، یورپ و امریکہ پر بھی ان کے علم و کلام کے چھاپے بیٹھ رہے ہیں۔ اور مزہ یہ کہ اغیار کو تو اعتراف ہے۔ مگر افسوس کہ اپنوں کو جہالت نے اندھا کر دیا ہے۔

کاش! غاشیۃ المسلمین اس کام کی اہمیت اور ضرورت کو پہچانیں!! اور اسلام کی اصل خدمت کی طرف توجہ دیں۔ —!!

(بشکریہ آزاد نوجوان مدراس ۲۵؍۶؍۶۵ ملخصاً)

منقولات

خوراک کی حفاظت

سنگاپور میں ایک سیمینار اس مقصد کیلئے ہوا ہے کہ فصل کی کٹائی کے بعد اناج کو کس طرح محفوظ کیا جائے۔ مرکزی وزیر خوراک نے کہا کہ اناج کی پیداوار میں صرف اضافہ ہی کافی نہیں بلکہ زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اناج کو ضائع ہونے سے بچایا جائے فصل کے دوران کیڑے اناج کو خراب کرتے ہیں اور جانور بھی اسے ضائع کرتے ہیں اور کٹائی کے بعد تیار اناج پر چوہے اور کیڑے شب خون مارتے ہیں اور اس طرح اناج کی ایک بڑی مقدار ہر سال ضائع ہوتی رہتی ہے۔ وزیر خوراک نے یہ بتایا کہ اس طرح ہر گھر میں کسی قدر بھی ضائع ہوتا ہے۔ موسم گرما میں جو خوراک استعمال ہونے سے بچ جاتی ہے وہ عموماً دوسرے وقت کھانے کے قابل نہیں رہتی اور وہ عام طور پر پھینک دی جاتی اور کوڑوں میں ڈال دی جاتی ہے گوداموں میں اناج کو چوہے اور کیڑے خراب کرتے ہیں اور پکی ہوئی خوراک کی ایک مقدار کو موسم کی گرمی ناقابل استعمال بنا دیتی ہے ہر گھر میں دس فیصد روزانہ اناج ضائع کر دیا جاتا ہے۔ ہر گھر میں اگر کسی موسم میں اس کی کافی مقدار مل جائے گی جو حیدرآباد میں تحقیقات سے زرد کر دی جاتی ہے اور وہی روٹی باسی کر دیا تو جانور کی برف میں استعمال کی جاتی ہے یا اسے کباڑیوں میں تیز کر دیا جاتا ہے عام بیکریوں میں جو ڈبل روٹی تیار ہوتی ہے وہ موسم گرما میں دوسرے روز خراب ہو جاتی ہے مگر یہ خوراک بھی بہترین کیلئے کوئی ایسا انتظام نہیں کیا جو انہیں روٹیوں کو زیادہ عرصہ تک محفوظ رکھنے کیلئے کسی ایجاد پر آمادہ کر سکے ڈبل روٹی کو آٹھ دس روز تک محفوظ رکھنے کیلئے ابھی تک سائنسدانوں اور موجدوں نے کوئی طریقہ دریافت نہیں کیا ہندوستان نادر چیزیں تو کسانا ایجاد کر گیا روٹی کو محفوظ رکھنے کا طریقہ ہی دریافت کر لیا تو اس کا نام ہو جائے۔ مگر یہی ریفریجریٹر نہیں ہوتا اگر یہی چیز ایسے پیمانہ پر بنائی جائے کہ غریب سے غریب بھی اس سے فائدہ اٹھا سکے تو اناج کی کافی مقدار میں برباد ہونے سے بچایا جا سکتا ہے فی الحال اس بات کی ضرورت ہے کہ حکومت کی طرف سے گھر گھر ایسے کتابچے پہنچائے جائیں جن میں اناج اور خوراک کی حفاظت کے آسان طریقے بتائے گئے ہوں۔ اگرچہ خواتین کی رضاکارانہ تنظیموں کو یہ کام اپنے ہاتھ میں لینا چاہیئے لیکن اگر یہ نہ ہو سکے تو مقامی زبانوں میں ایسے پمفلٹ

ہوتا ہے فوڈ رتیار نے بانی جن میں خوراک کی خریداری کے پیمانہ سے لیکر استعمال کئے آخری مرحلہ تک ہدایات موجود ہوں اور پھر سروے کر کے معلوم کیا جائے کہ گھروں میں ان ہدایات پر کس حد تک عمل ہوا۔ اور کتنی خوراک ضائع ہونے سے بچائی گئی۔ (بقیہ ...)

حضرت مسیح ناصری ہندوستان میں

از مکرم شیخ یوسف اسمٰعیل صاحب عرفانی الاسری بمبئی

مندرجہ بالا عنوان کے تحت بمبئی کے ایک مشہور انگریزی اخبار بھارت جیوتی مورخہ ۲۰ر جون ۱۹۶۵ء کے صفحہ ۱ پر ایک مضمون شری پرشوتم جوشی کے نام سے شائع ہوا ہے۔ شری جوشی نے یہ مضمون محترم امام صاحب مسجد لنڈن کے ایک لیٹر سے جو سنڈے ٹائمز لنڈن میں شائع ہوا ہے۔ کے حوالہ سے تحریر کیا ہے۔ چنانچہ شری جوشی نے اپنے مضمون کی ابتداء کرنے سے پہلے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اس سوال نے "Christ in India" اکثر لوگوں بشمولیت عقیدت مند عیسائیوں کے دماغوں کو مضطرب کیا ہے۔

اب مضمون کا آغاز انہوں نے ان الفاظ میں کیا ہے کہ امام مسجد بی۔ اے رفیق نے کہا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد مسیح عراق افغانستان اور ہندوستان سے گذرے اور بالآخر گمشدہ بھیڑیں اُس نے کشمیر کے بہتے ہوئے چشموں کی حسین سرزمین اور سبز وادیوں میں اکٹھی کر لیں۔

شری جوشی رقمطراز ہیں کہ مسٹر رفیق کے نظریہ کا انحصار حضرت احمد آف قادیان کی کتاب "Jesus in India" ہے۔

شاید جوشی جی کو اس بارے میں زیادہ معلومات حاصل نہ ہوں کہ یہ عقیدہ تو جماعت احمدیہ ہی کا ہے اور اس حقیقت کو بے نقاب کرنے والے حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہی تو ہیں اور امام مسجد لنڈن جماعت احمدیہ کی اس مسجد کے امام ہیں جو لنڈن میں سب سے اول تعمیر ہوئی!

یقیناً اور قدرتی طور پر مکرم بی۔ اے رفیق امام مسجد لنڈن کا نہ صرف نظریہ بلکہ پختہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہندوستان سے گذر کر کشمیر کے علاقہ میں آر ہے اور وہیں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے وہ ایک نبی تھے اور انسان تھے۔ خدائی کا دعوے نہ انہوں نے کبھی کیا اور نہ وہ کر سکتے تھے۔

علاوہ ازیں شری جوشی نے بھوشیہ پران سے مسیح کی آمد ہندوستان میں تسلیم کرتے ہوئے اور اس حقیقت کو زیادہ مضبوط اور مؤثر ثابت کرنے کے لئے انہوں نے بھوشیہ پران کے علاوہ شری

ایل۔ این ساہو کی ایک کتاب "اُڑیسہ" کا حوالہ دیا ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب میں سرسری حوالہ دیا ہے جو سنہ ۱۹۲۶ء میں شائع ہوئی ہے۔

چنانچہ جنوری ۱۹۳۴ء میں ایک انگریز مسٹر جے۔ ایچ۔ سٹیڈ مسٹر ساہو سے ملے اور دریافت کیا کہ کبھی راون کبھی اڑیسہ کا راجہ بھی رہا ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ راجہ راون فلسطین گئے تھے اور واپسی پر راجہ راون کے ہمراہ مسیح بھی ہندوستان تشریف لائے۔ اور ہندوستان آنے کا مقصد برہمن ازم کو مطالعہ کرنا تھا۔

مجھے شری جوشی کے مضمون کے اس پہلو پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں! البتہ جوشی جی کے نقطۂ نگاہ سے بھی دیکھا جائے تو مسیح کی آمد ہندوستان میں مسلم ہے خواہ وہ برہمن ازم کا مطالعہ کرنے کے لئے یا گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں آئے۔ شری جوشی جی کا پرزور دعوے ہے کہ مسیح برہمن ازم اور بدھ ازم کو مطالعہ کرنے کے لئے آئے تھے مگر آئے ضرور تھے۔ ہم کہتے ہیں حضرت مسیح بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں واقعہ صلیب کے بعد تشریف لائے اور ضرور لائے۔ جوشی صاحب چونکہ آرزو ہے کہ مسیح کی آمد کا باعث برہمن ازم اور بدھ ازم کا مطالعہ ہے اور لہذا مسیح ہندوستان میں آئے ہمارے دعوے کو جوشی صاحب کی عقیدت مضبوط کرتی ہے اور ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں کہ مسیح نے برہمن ازم یا بدھ ازم کا مطالعہ کیا یا نہیں وہ برہمن فلاسفروں سے ملے یا نہیں انہوں نے بدھ ازم کی خانقاہیں معائنہ کی ہیں یا نہیں مگر ہمیں جوشی جی کے ساتھ پورا پورا اتفاق ہے کہ مسیح ہندوستان آئے ہیں۔ اور کشمیر میں رہتے رہے اور ۱۲۰ برس کی عمر میں وفات پائی ہے اور سرینگر محلہ خانیار میں مدفون ہیں۔

مگر مسٹر جوشی خواہ بھوشیہ پران کا حوالہ دیں یا کسی اور کتاب کا عام مسلمان (احمدیوں کے سوا) اور عیسائی حضرات اس بات کو ہرگز تسلیم نہیں کر سکتے کیونکہ تسلیم کر لینے کے بعد عیسائیت کا شاندار اور بلند و بالا قصر اُن کو گرتا ہوا نظر آنے لگا! اور مسلمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی تسلیم کرنی پڑے گی۔

بھوشیہ پران

شری پرشوتم جوشی نے بھوشیہ پران

کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ ہندوؤں کی قدیم مذہبی کتاب ہے اور مسیح کی آمد کا حوالہ اس میں پایا گیا ہے

جب راجکمار شالی واہانا کے سپرد کشمیر کے راجہ کی حیثیت سے تاج رکھا گیا تھا اُس وقت بعض غیر ملکی حملہ آور شمالی سرحدوں کے امن کو برباد کر رہے تھے۔ شاکاس (Shakas) اور تاتار ہمالیہ کی حدود میں داخل ہوئے اور انہوں نے دریائے سندھ عبور کیا۔ شالی واہانا نے اپنی فوجوں کو جمع کیا اور اُن پر حملہ کیا۔ فتح حاصل کر لینے کے بعد جب وہ دارالخلافہ کی طرف واپس لوٹ رہا تھا اُس نے ایک سفید آدمی کو دیکھا جو سفید لباس میں ملبوس تھا۔ شالی واہانا اُس کا پیچھا کیا کہ شاید یہ "شاکا" کا بادشاہ ہے اور یہ اُس کے پاس گیا اور دریافت کیا کہ تم کون ہو؟

اُس نے نہایت نرمی سے جواب دیا کہ میں کنواری کا بیٹا ہوں ہمیشہ سچ بولتا ہوں اور میں مذہب پھیلانا چاہتا ہوں۔

راجہ نے پھر سوال کیا کہ تمہارا مذہب کیا ہے؟

اُس نے پھر اسی طرح جواب دیا نرمی اور انکساری سے) سچائی میرے ملک سے ختم ہو گئی ہے اور لوگ سخت تکلیف میں ہیں۔ میرا مذہب یہ ہے کہ برائی کو ختم کرنا!! میرا نام یسوع ہے۔

"my name is Jesus Christ" اس کے بعد شری جوشی نے مسیح کی مماثلت مہاتما بدھ سے دی ہے کہ کئی باتوں میں حضرت مسیح اور بدھ ایک ہی معلوم ہوتے ہیں مضمون کے اس پہلو سے مجھے نفس مضمون کے لحاظ سے کوئی دلچسپی نہیں۔

البتہ یہ امر اللہ تعالیٰ کی پنہاں در پنہاں مصلحتوں میں سے تھا کہ بید ویاس نے وقائع نگار کی حیثیت سے اس واقعہ کو بھوشیہ پران میں درج کر دیا۔ اور آج کئی ہزار برس کے بعد بھوشیہ پران کا ذکر عوام الناس کی زبان پر آنے لگا ورنہ اس سے قبل ان پرانوں کی اہمیت صرف ہندو سکالرز اور بڑے بڑے ودیارتھیوں اور گیانیوں تک محدود تھی بلکہ موجودہ زمانہ میں جبکہ تعلیم اور تمدن بہت عروج کو پہنچ چکا ہے۔ پرانی کتب اور غیر معمولی سے موجودہ جدید ہندو نسل بھی چنداں دلچسپی نہیں رکھتی بجز مسیح کی آمد ہندوستان میں کا ذکر بھوشیہ پران میں درج ہونے کے باعث نہیں بلکہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا وفات مسیح پر زور دینا اور دلائل سے اس بات کو ثابت کرنا کہ حضرت مسیح "ابن اللہ" کے تحت اوہام انسانوں کی طرح وفات پا چکے ہیں!

جماعت احمدیہ اپنے اس دعوے کا ہر پہلو سے ثبوت بہم پہنچا رہی ہے اور دلائل و براہین کا ایسا روشن ثبوت ہے کہ بڑے سے بڑا ثبوت بھی جو میسر آ سکے اُسے وہ فراہم کرے۔

اللہ تعالیٰ جب کسی امر کی حقیقت کو منصۂ شہود پر لانا چاہتا ہے تو وہ اپنی قدرت کاملہ سے تمام وہ شہادتیں جو اُس نے ہونے والے امر کے لئے محفوظ رکھی ہوتی ہیں بے نقاب کر دیتا ہے!

سوچنے اور غور کرنے کی بات ہے کہ بحیرہ مردار کی وادی قمران میں کیسا عجیب و غریب اتفاق کہ ایک بدو گڈریے کے ذریعہ اُس غار کا انکشاف ہوتا ہے جس میں مٹی کے برتنوں میں محفوظ مسودات "Scroll" جو مسیح کے بارے میں ملتے ہیں۔ امریکہ کے ایک کثیر الاشاعت میگزین "LIFE" کے بائیبل نمبر بابت جون ۱۹۶۵ء میں ایک مضمون مسیح کے بارے Robert Coughlan نے سپرد قلم کیا ہے جس میں ان Scrolls کا بھی ذکر کیا ہے جو اس وقت اُس مضمون کو زیر بحث نہیں لانا چاہتا مگر میں یہ بتانا چاہتا ہوں شہادتیں اللہ تعالیٰ کس طرح بہم پہنچاتا ہے ان مسودات سے یہ اندازہ لگانا دشوار نہ ہوگا کہ صدر اول کے عیسائی مسیح کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے تھے۔

Robert Coughlan ان Scrolls کے بارے میں یہ لکھتا ہے

Scroll found near the dead Sea renewed the whole question of the Historical Existence of Christ

شری جوشی اپنے مضمون کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ اقرار کرتے ہیں کہ مسیح ہندوستان آئے مگر ساتھ ہی وہ کہتے ہیں کہ

So Mr Rafique did not say anything new we had heard it all before

Heavily confirms the theory of Christ's visit to India

کہ مسٹر رفیق (امام مسجد لنڈن) نے کوئی نئی بات نہیں بتائی۔ جوشی صاحب نے یہ بات لاپرواہی اور سادگی میں کہہ دی ہے درحقیقت وہ اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ گویا ہندوؤں کی پرانی کتب میں اس کا ذکر ہے کہ مسیح ہندوستان میں آئے۔ مگر جوشی جی کی یہ سادگی یا لاپرواہی زیادہ

کے اُس بادشاہ کی سی ہے جس نے ایران کے سفیروں کو اپنی نظر میں حقیر گردانتے ہوئے مٹی کا بورا دے دیا تھا۔

مسٹر جوشی کے ان الفاظ کی بڑی قدر کرتا ہوں کہ جس بات کی ضرورت تھی انہوں نے وہ کسی اہمیت کے بغیر کہہ دی۔ یہی وہ بات ہے جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے ایک بنیادی پتھر ہے جس پر سر بفلک عمارت تعمیر ہو سکتی ہے اور یہی وہ بات ہے جس کے تسلیم کر لینے سے عیسائیت کے مضبوط قلعوں میں شگاف پڑ سکتا ہے۔

چونکہ جوشی صاحب کو مسیح یا مسیحیت سے کسی قسم کا کوئی لگاؤ اور دلچسپی نہیں اس لئے مسیح کی آمد ہندوستان میں یا وفات مسیح یا مسیح کا آسمان پر اُٹھایا جانا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ البتہ اُن کے نزدیک اگر کوئی فخر کی بات ہے تو صرف یہ کہ اُن کی قدیم کتابیں یہ کہتی ہیں کہ مسیح ہندوستان میں آیا۔ اور بس۔

اسی اعتراف کے بعد بھی اگر وہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ انہوں نے عیسائیت کے قصر پر کوئی بم نہیں پھینکا تو اس کو کون باور کرے گا۔

عیسائی مذہب کا بنیادی عقیدہ ہے کہ بنی آدم کو گناہوں کی پاداش سے نجات دلانے کے لئے مسیح نے صلیبی موت قبول کر کے کفارہ دے دیا۔ اور اس طرح بنی آدم کو نجات دلائی۔

اور کفارہ ہوگیا تو صلیب پر وفات پائی۔ کفارہ ادا ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اکلوتے بیٹے کو پھر زندہ کیا اور اپنے پاس آسمان پر بلا لیا!

(احمدیوں کے علاوہ) دوسرے مسلمان تو اس سے بھی آگے نظر آتے ہیں۔ وہ یہ مانتے ہی نہیں کہ مسیح کو صلیب پر لٹکایا گیا تھا بلکہ اُن کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے رومیوں اور یہودیوں کو شبہ میں ڈالنے کے لئے مسیح کی صورت کا ایک دوسرا شخص پیدا کر دیا اور اُسے صلیب دے دیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مسیح کو آسمان پر اُٹھا لیا اور جو کہتے ہیں آسمان پر موجود ہیں اور جب وقت آئے گا تو وہ زمین پر اُتر آئے گا۔

اِن باتوں کو میں زیر بحث نہیں لانا چاہتا کہ اس پر بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں مضامین لکھے جا چکے ہیں جماعت احمدیہ کی طرف سے مناظرے کئے جا چکے ہیں۔

مگر بقول مسٹر جوشی کے "جیسی خوب معلوم ہے کہ مسیح ہندوستان میں آئے" تو یہ بات جماعت احمدیہ کے دعوے کو تقویت پہنچاتی ہے۔ میں جوشی صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے ... بالواسطہ طور پر ہمارے دعوے کی تائید کی اور حقیقت بیان کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ یہ بات کہنے پر مجبور ہو گئے۔ جو ہم سننا چاہتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ حضرت مسیح ہندوستان کب آئے؟ اور یہی سوال زیادہ اہم ہے عقلی طور پر یہ ہم اس بات کو ہی تسلیم کر سکتے ہیں کہ واقعہ صلیب سے قبل تو وہ کسی صورت یہاں نہیں آ سکتے تھے۔ کیونکہ وہ جس قوم کے لئے مبعوث ہو کر آئے تھے یقینی طور پر اُس قوم کی اصلاح کا کام اشد ضروری تھا اور جو مسیح پر ایمان لے آئے تھے اُن کی تعلیم و تربیت بھی اہمیت رکھتی تھی۔ لہٰذا حضرت مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب سے قبل ہندوستان نہیں آئے اور نہ ہی اُن کو اس کی ضرورت تھی۔ البتہ واقعہ صلیب کے بعد اُنہیں یہ مشکل درپیش تھی ... یوسف نے اُن کا علاج معالجہ کرایا۔ اور افاقہ ہو جانے پر وہ اپنے دشمنوں سے بچتے بچاتے یروشلم کی سرزمین سے ہجرت کر آئے۔ اور عراق۔ افغانستان کے راستے ہوتے ہوئے کشمیر پہنچ گئے۔

اگرچہ یہ بات نہ عیسائی تسلیم کر سکتے ہیں اور نہ ہی غیر احمدی مسلمان مگر اس کا کیا جائے کہ بید ویاس نے بھوشیہ پران میں حضرت مسیح کی آمد کشمیر میں کا ذکر کر دیا ہے۔ حالانکہ نہ تو بید ویاس کو حضرت مسیح سے کوئی دلچسپی تھی اور نہ ہندو اقوام کو۔ نہ اُس وقت تھی نہ اب ہے۔ فی الحقیقت حضرت مسیح کسی اور قوم کے لئے مبعوث ہو کر نہیں آئے تھے بلکہ وہ صرف اور صرف بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہو کر آئے تھے تاکہ موسوی تعلیم میں جو کمزوریاں بنی اسرائیل نے خود پیدا کر دی تھیں اُن کو دور کریں اور موسوی دین کو از سر نو تازہ کریں۔

مسٹر پرشوتم جوشی جن کے متعلق میرا خیال ہے کہ وہ اپنی مذہبی اور قدیم کتب سے دلچسپی رکھتے ہیں بڑے زوردار الفاظ میں کہہ رہے ہیں کہ مسٹر ... نے ہمیں کوئی نئی چیز نہیں بتائی یہ سب کچھ ہم بہت پہلے سے جانتے ہیں اور خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔

جوشی جی صاحب کا یہ حقارت آمیز تبصرہ ہمارے لئے چنداں نقصان رساں نہیں بلکہ اس سے موصوف نے ہمارے نقطۂ نظر کی پُرزور تائید کی ہے۔ البتہ جوشی صاحب یا ان جیسے سکالروں پر افسوس ضرور آتا ہے کہ انہوں نے ایک ایسی بات کو جو خاص طور پر اُن کے لئے فخر کا موجب تھی اب تک کیوں چھپائے رکھا۔ اس سے تو ان کی اپنی مذہبی کتب کی عظمت کے ساتھ ساتھ دنیا کے سامنے بیٹھ کر ایک تاریخی بات کا صحیح علم ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک جوشی صاحب کو بجائے امام رفیق صاحب کی بات کو خفیف قرار دینے کے ان کی قدر کرنی چاہئے تھی کہ ایک دوسرے مذہب کا ایک سکالر ہوتے ہوئے لنڈن جیسے موجودہ زمانہ کے علوم و فنون کے مرکزی شہر میں اس کی شہرت دی!

صوبہ بہار کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

بستی چونکہ پوری پوری پڑھے لکھے مسلمانوں کی ہے اس لئے آلہ مکبر الصوت کے ذریعہ سے احمدیت کا پیغام گھر گھر پہنچ گیا۔

جلسہ کی کارروائی شروع ہونے پر بعض غیر احمدیوں نے جلسہ کے قریب زور زور سے ڈھول پیٹنا اور شور مچانا شروع کر دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہوا کہ تقریر شروع ہونے کے پانچ منٹ بعد یہ شور و غوغا ختم ہو گیا۔ اور نہایت پرسکون فضا میں پیغام احمدیت پہنچانے کا موقعہ میسر آیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

برداپورہ کے نوجوانوں اور پریذیڈنٹ صاحب نے نہایت ذوق و شوق سے تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۴ر کو بعد نماز فجر مسجد احمدیہ بھاگلپور میں خاکسار نے قرآن کریم کی آیت ربّ اوزعنی ان اشکر ... الخ کا درس دیا۔ جس میں بتایا کہ شکر نعمت کا اظہار زبان اور بشاشت قلب کے علاوہ عمل سے بھی ہونا ضروری ہے۔ مستورات نے بھی درس میں شرکت فرمائی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب اور آپ کے والد صاحب (جماعت بھاگلپور) نے تعاون فرمایا۔ قبل از وقت اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے کوئی تبلیغی اجلاس بھاگلپور میں نہ ہو سکا۔ اور صرف برداپورہ کے ہی تبلیغی اجلاس پر اکتفا کرنا پڑا۔

جمگاؤں مکرم مولوی سید عبدالحی صاحب جمگاؤں میں ہندو مسلم اتحاد کے موضوع پر ایک جلسہ منعقد کرنے کی کوشش فرما رہے تھے۔ اس لئے ہم لوگ ناشتہ کرنے کے بعد جمگاؤں پہنچ گئے۔ بعض سرکردہ غیر مسلموں کی عدم موجودگی کی وجہ سے یہ جلسہ تو نہ ہو سکا۔ البتہ بعض غیر احمدی سرکردہ لوگوں کو بلوا بھیجا کہ وہ ہماری باتیں سنیں۔ مولانا عبد ... صاحب نے تو کہہ دیا کہ میرے پاس وقت نہیں ہے میں کتاب بھی لکھ رہا ہوں اور وظیفہ بھی کرتا ہوں لہٰذا اس قسم کی گفتگو سے معذور رہوں مکرم سید احمد صاحب جمگاؤں کے سرکردہ اور مذہبی آدمی ہیں۔ یہ دوست بلانے پر تشریف لے آئے۔ ایک گھنٹہ تک خاکسار نے انہیں پیغام احمدیت پہنچایا نہایت دلچسپی سے سنتے رہے اور بہت متاثر ہوئے بعد میں معلوم ہوا کہ یہ دوست احمدیت کی بابت کوئی بات سنی کہ بہت جلد مشتعل ہو جایا کرتے تھے۔ احمدی دوستوں نے بھی کہا کہ یہ ایک عجیب واقعہ ہوا ہے کہ یہ صاحب نہایت توجہ سے سنتے رہے۔ آخر میں انہوں نے وعدہ کیا کہ میں ان باتوں پر غور کروں گا۔

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

بعد نماز مغرب احمدی احباب و مستورات کا ایک تربیتی اجلاس بکرم میراد ... امیر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید عبدالحی صاحب نے فرمائی۔ بعدہٗ خاکسار نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی جس کا موضوع قرآن کریم کی آیت الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ ... الخ تھا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال اور جذبات کی قربانی کی اہمیت بتائی گئی۔

صدارتی تقریر میں مکرم ... امیر صاحب نے بعض اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔ بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔ (باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو اس پیرانہ سالی میں مورخہ ۲۹؍۶؍۶۵ کو ایک لڑکی عطا کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ مولا کریم اسے ہر لحاظ سے مبارک اور نیک و صالح بنائے۔

(۲) خاکسار کا بڑا لڑکا عزیزم سید رشید احمد سلمہ اللہ تعالیٰ عرصہ ... روز سے میعادی بخار میں سخت علیل ہو کر صاحب فراش ہے اور کمزور ہو گیا ہے۔ اپنے تمام قدیم دوستوں بزرگان سلسلہ درویشان کرام اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عاجزانہ طور پر درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد عزیز موصوف کو کامل صحت عطا کرے۔ واضح ہو کہ عزیز واقف زندگی ہے۔

عاجز سید صمصام الدین احمد از کوٹیلہ (اڑیسہ)

مرکز کی مالی مشکلات اور جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کا فرض

نادہند اور بقایا داران فوری متوجہ ہوں

جماعت کی مالی مشکلات اور چندوں کی اہمیت کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات سے وقتاً فوقتاً بذریعہ اخبار بدر و رسائل و سرکلرز و تحریکات احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی رہتی ہے تاہم روز افزوں گرانی کے حالات میں سلسلہ کے کاموں کو جاری رکھنے کے لئے مرکز ایک مالی بحران میں سے گذر رہا ہے۔ کیونکہ جس رفتار سے اخراجات بڑھ رہے ہیں چندہ جات کی آمد میں اس کے مطابق اضافہ نہیں ہو رہا۔ آمد چندہ جات میں کمی کی ایک بڑی وجہ بقایا دار اور بے شرح افراد کی سستی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تعلق میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

> "غفلت اس حد تک پہنچ چکی ہے۔ کہ اب ہم مجبور ہیں۔ کہ یا تو نصف کے قریب مشن کے بند کر دیں۔ یا پھر نصف کے قریب جماعت کے افراد کو اپنی جماعت سے نکال دیں۔ کیونکہ وہ وعدے کو پورا نہیں کر رہے ہیں۔ ان دو چیزوں میں سے ایک کے اختیار کئے بغیر ہمارا گذارہ نہیں چل سکتا۔ اگر جماعت کے ایک حصہ کو جو وعدہ کرتا ہے مگر اس کے ایفاء کی طرف توجہ نہیں کرتا الگ کرنا پڑے تو ہم اُن کے نکالنے سے ذرا بھی پرواہ نہیں کریں گے۔ میں نے ایک وسیع تجربے کے بعد اور کلام الٰہی کے عمیق مطالعہ کے بعد اس حقیقت کو پا لیا ہے کہ خدائی سلسلوں میں افراد کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ صرف اخلاص کی کمی ہوتی ہے۔ اگر جماعت کا کچھ حصہ کٹ جائے یا کاٹنا پڑے تو اس سے جماعت کو ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ پھر بھی وہ آگے ہی قدم بڑھائے گی"

حضرت اقدس کا مندرجہ بالا ارشاد اس امر کا مقتضی ہے کہ ہر وہ شخص جو احمدیت میں داخل ہے اپنے نفس کا محاسبہ کرے کہ کیا وہ جماعتی قربانیوں میں سو فی صدی حصہ لے کر اپنے فرض کو پورے طور پر ادا کر رہا ہے اسی طرح جماعت کے عہدیداران کا بدرجہ اولیٰ فرض ہے کہ وہ اعلیٰ قربانیوں کا عملی نمونہ پیش کرنے کے علاوہ جماعت کے ہر کمزور اور غافل فرد کو اُس کی ذمہ داری کا احساس دلا کر بیدار اور ہوشیار کریں۔

اگر عہدیداران اس جذبہ اور روح سے کام کریں جس کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت سے توقع رکھتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ کسی جماعت میں کوئی بقایا دار یا نادہند اپنی موجودہ حالت میں رہ سکے۔ اگر وہ احمدیت کو سچا سمجھ کر جماعت میں داخل ہوا ہے اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہے تو یقیناً اُسے جلد اپنی اصلاح کرنی پڑے گی۔ ورنہ اُسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قربانیوں سے بھاگنے والوں کے لئے احمدیت میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

پس حضرت اقدس کے ارشاد کی روشنی میں جملہ احباب جماعت اور عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ موجودہ وقت کے تقاضوں کے مطابق جلد اپنے مالی فرائض کی طرف متوجہ ہوں۔ خود بھی قربانیوں میں آگے بڑھیں اور دوسروں کو بھی اُن کی عارضی غفلت سے بیدار کریں۔ اور کوشش کریں کہ ان کی جماعت میں کوئی بقایا دار بے شرح یا نادہند باقی نہ رہے اور ہر ایک فرد پوری تحریک اور ترغیب کے اپنی گذشتہ حالت پر مصر ہوں۔ ان کی مندرجہ ذیل تفصیلی کوائف کے ساتھ نام بنام فہرست مرکز میں بھجوائیں تاکہ ایسے دوستوں کو مرکز بھی انفرادی طور پر توجہ دلا کر اُن کی اصلاح کی کوشش کر سکے۔

مجھے امید ہے کہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کوشش اور جدوجہد کر کے ایک ماہ کے اندر اندر اپنی جماعت کے بقایا داران کی رپورٹ نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرماویں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

نقشہ تفصیلی کوائف نادہندگان ۔ بے شرح و بقایا داران

(۱) نام مع مکمل پتہ (۲) ماہوار آمد (۳) ماہوار بجٹ چندہ (۴) کتنے عرصہ سے نادہند بے شرح یا بقایا دار ہیں (۵) رقم بقایا کس قدر ہے (۶) بقایا دار کی صورت میں کیا موجودہ چندہ باقاعدہ با شرح ادا کر رہے ہیں۔ (۷) اب تک اُن سے وصولی کی کیا کیا معین کوشش کی گئی ہے۔ (۸) کیا معاملہ مجلس عاملہ میں پیش کیا گیا۔ اور مجلس عاملہ نے کیا کوشش کی ہے۔ (۹) کیا تحریری طور پر اصلاح کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے اگر دیا گیا ہے تو اس کا کیا نتیجہ نکلا۔

خاکسار ناظر بیت المال قادیان

موصی احباب اپنی ادائیگیوں کا جائزہ لیں

اور بقایا جلد ادا کرنے کی کوشش کریں

جن موصی احباب کی طرف سے فارم اصل آمد پُر ہو کر آ رہے ہیں۔ اُن کی خدمت میں سالانہ حساب بھجوایا جا رہا ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ اپنی ادائیگیوں کا جائزہ لے کر جو بقایا نکلتے ہوں وہ جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر بقایا زیادہ ہو جائے تو وصیت کی منسوخی کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

فارم اصل آمد

صیغہ ہذا کی طرف سے گذرے ہوئے سال (یکم مئی ۱۹۶۴ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء) کی آمد معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد تمام موصیوں کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ موصی احباب سے درخواست ہے کہ وہ جلد انہیں پُر کر کے واپس ارسال فرما دیں۔ تاکہ ان کا سالانہ حساب اُن کی خدمت میں بھجوایا جا سکے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

شکریہ

مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سرینگر اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مکرم فضل حق صاحب الیکٹریکل انجنیئر پی ڈبلیو ڈی سرینگر جو محترم بابو تاج دین صاحب پراونشل امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے اپنے اخراجات پر مسجد احمدیہ میں فٹنگ کروا کے کنکشن بھی لگوایا ہے۔ جماعت ان کے حسن سلوک کی ممنون ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان و اخلاص میں برکت دے اور برکات سماوی و ارضی سے انہیں وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خبریں!

نئی دہلی ۱۲ر جولائی ۔ پردھان منتری شری لال بہادر شاستری نے کانگریس پارلیمنٹری پارٹی کی ایگزیکیٹو کی میٹنگ میں بتایا گیا ہے کہ رن کچھ کے جھگڑے میں بڑا سوال دونوں ملکوں کی سرحد معین کرنے اور اس کی نشان بندی کرنے کا ہے ۔ بھارت کے پاس مجوزہ ٹریبونل کے زیر پیش کرنے کے لئے بڑا مضبوط کیس ہے ۔ سارا رن آف کچھ ریاست کچھ کا حصہ تھا جو کہ بھارت میں مدغم ہوئی اور اس خطہ میں بین الاقوامی سرحد سندھ اور کچھ کی سرحد تھی ۔ پتہ چلا ہے ۔ کہ شری شاستری نے میٹنگ میں واضح کر دیا کہ معاملہ کو بھارت اور پاکستان کے دیگر جھگڑے طے کرنے کے لئے بطور مثال تصور نہیں کیا جائے گا شری شاستری نے معاہدہ کی تفصیل پر روشنی ڈالی اور ممبروں کی طرف سے بعض نکات پر ظاہر کئے گئے شکوک کا جواب دیا ۔ ایک اعتراض اُٹھایا گیا تھا کہ پاکستان اس بات کو دوسرے جھگڑوں پر لاگو کرانے کی کوشش کرے گا ۔ شری شاستری نے کہا کہ اس کا بھارت اور پاکستان کے دیگر جھگڑوں سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ ایک جداگانہ اور الگ معاملہ ہے ۔ معاملہ کا اپنا الگ پس منظر ہوتا ہے اور اس میں تسلیم کئے گئے اصول (ثالثی) وغیرہ دوسرے جھگڑوں پر لاگو نہیں ہو سکتے ۔

راولپنڈی ۱۲ر جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان سرکار نے بھارت کو مطلع کیا ہے کہ وہ رن آف کچھ کے معاہدہ کے تحت دونوں ملکوں کے حکام کی میٹنگ کے لئے تیار ہے جو یکم جنوری ۱۹۶۵ء والی جون کی فوجی پوزیشن کی بحالی اور پولیس کی گشت دوبارہ شروع کرنے کے معاملہ پر غور کریں گے جیسا کہ ۳۰ر جون کے جنگ بندی معاہدہ کے تحت قرار دیا گیا تھا ۔ ایک سرکاری ترجمان نے کہا کہ پاکستان کی سرحدی پولیس انڈس رینجرز کو پہلے ہی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ ڈنگ سرائے سرکب پر گشت شروع کرنے کی تیاریاں کرے ۔

واشنگٹن ۱۲ر جولائی ۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے آج غیر مبہم اور واضح الفاظ میں چین کو وارننگ دی کہ اگر وہ براہ راست ویتنام کی جنگ میں شریک ہوا اور اس نے جنوبی ویتنام پر حملہ کیا تو وہ یہ امید نہ رکھے کہ وہ امریکہ کے حملوں اور جوابی کارروائی سے بچ سکے گا ۔ آپ نے یہی وارننگ شمالی ویتنام کو دی ۔ اور کہا کہ وہ جنوبی ویتنام میں باقاعدہ فوجی مداخلت کرے گا تو شمالی ویتنام کے عوام کو بھی اس کے نتائج بھگتنے پڑیں گے ۔

جبل پور ۱۲ر جولائی ۔ مہاراجن سنگھ کی قومی ایگزیکیٹو نے رن کچھ میں جنگ بندی کے معاہدہ کو بھارت سرکار کی طرف سے پاکستان کی جارحیت کے آگے شرمناک ڈھنگ سے گھٹنے ٹیکنا قرار دیا ہے ۔ اس نے ایک پرستاؤ میں حکومت سے مانگ کی ہے کہ وہ جلد یہ معاہدہ منسوخ کر دے ۔ اگر حکومت اس فاش غلطی کی اصلاح کرنے میں ناکام رہی تو لوگ حکومت کو معاہدہ منسوخ کرنے یا عہدہ چھوڑنے پر مجبور کر دیں گے ۔ ایگزیکیٹو نے کچھ معاہدہ کے خلاف مدہ جہد شروع کرنے کے لئے لائحہ عمل بھی مکمل کر لیا ہے ۔

بلگریڈ ۱۲ر جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ پردھان منتری شری لال بہادر شاستری ۲۸ر جولائی سے ۳۱ر جولائی تک یوگوسلاویہ کا دورہ کریں گے ۔ وہ مارشل ٹیٹو کی دعوت پر یہ دورہ کر رہے ہیں ۔

گورداسپور ۱۲ر جولائی ۔ شری جوگندر سنگھ ڈپٹی کمشنر نے اپنی پریس کانفرنس میں بتایا کہ ضلع بھر میں ٹیوب ویلوں اور پمپنگ سیٹوں وغیرہ کے لئے سرکار نے فی الحال تین لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ منظور کیا ہے ۔ آپ نے بتایا کہ گورداسپور ۔ بٹالہ ۔ پٹھانکوٹ میں ڈیزل وکیروسین آئل کی جو قلت تھی وہ اب نہیں رہی کیونکہ ان مقامات پر ڈیزل مٹی کا تیل کافی مقدار میں پہنچ گیا ہے ۔ شری کالیہ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ گذشتہ دنوں موضع نواں پنڈ میں ایک کسان اور اس کے تین لڑکوں کو قتل کئے جانے کا ناخوشگوار واقعہ ہوا ۔ یہ قتل زمین کے جھگڑے کے سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں ۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ پولیس نے ضلع کے تین افسران یعنی بی ڈی او ۔ نائب تحصیلدار ۔ پٹواری تحصیل بٹالہ جنرل مینیجر شوگر مل بٹالہ جنہوں نے انگریزی شراب کے ٹھیکیدار کو شراب کی قیمت ادا نہ کی تھی کی انکوائری رپورٹ مکمل کر کے ڈپٹی کمشنر کو بھیج دی ہے ۔ آپ نے بتایا کہ گذشتہ ماہ ضلع میں ۱۳ کیس قتل کے پانچ نقب زنی اور چوریوں کی ۱۵ وارداتیں ہوئیں ۔ شری موہن جیت سنگھ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر نے بتایا کہ سرکار نے ضلع بھر سے ایک لاکھ ۸۰ ہزار کوئنٹل گندم خرید کی ہے ۔ ابھی خرید جاری ہے ۔ اسی طرح اب تک سرکار نے اس ضلع سے ۲۹۰۸۷ ٹن چاول خرید کیا ۔ آپ نے بتایا کہ ضلع بھر میں سیمنٹ کی انتہائی قلت ہے ۔ محکمہ سول سپلائی لوگوں کی مانگ کو پورا کرنے سے معذور ہے ۔

جبلپور ۱۲ر جولائی ۔ آل انڈیا وومنز کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ طالبات کے چست لباس پہن کر سکولوں یا کالجوں میں جانے پر سخت اعتراض کیا ہے ۔ اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ کانفرنس کی ملک بھر میں برانچوں کے عہدیداران اپنے صوبہ کے وزراء اور کالجوں کے پرنسپلوں سے مل کر اس امر پر زور دیں کہ طالبات کالجوں میں چست لباس کی بجائے عام لباس یا یونیفارم پہن کر آئیں ۔ اور انہیں ہرگز جسم سے چمٹا ہوا لباس اشتعال انگیز لباس پہننے کی اجازت نہ دی جائے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے وومنز کانفرنس کی صدر شریمتی ایم ۔ ایس جھبوالا نے کانفرنس کی طرف سے سکولوں اور کالجوں کے منتظمان کو لکھا جائے گا کہ وہ طالبات کے لئے یونیفارم تجویز کریں ۔ شریمتی جھبوالا نے یہ بھی کہا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ پنجاب کے کئی تعلیمی اداروں میں لڑکیوں کو چست لباس پہن کر سکول یا کالج آنے کی ممانعت ہے ۔

کلکتہ ۱۲ر جولائی ۔ مرکزی منسٹر پٹرولیم و کیمیکلز منسٹر ہمایوں کبیر نے کل یہاں کہا کہ دنیا میں تیل کا ایک بڑا ذخیرہ گجرات میں ملا ہے ۔ اور وہاں اس سال سوراخ نکالنے کا کام شروع ہو جائے گا ۔ اگر وہاں تیل توقع کے مطابق مل گیا تب ان کی وزارت بھارت کا غیر ملکی سکہ کا مسئلہ حل کر دے گی وہ انڈین آئیل ایمپلائز یونین کی دوسری سالانہ کانفرنس کو خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ کلکتہ کے قریب بھی تیل ملنے کے امکانات ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ حکومت تیل کمپنیوں کو نیشنلائز کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ۔

نئی دہلی ۱۲ر جولائی ۔ وسائل کے متعلق نیشنل ڈیویلپمنٹ کونسل کی کمیٹی نے اتفاق رائے سے قرار دیا ۔ کہ چوتھے پلان میں ۳۰ ارب روپیہ کا جو خلا ہے ۔ وہ مرکز اور صوبے زائد وسائل اکٹھے کر کے پورے کریں ۔ کمیٹی نے پلان کا سائز کم کرنے کی مخالفت کی ۔ ۳۰ ارب روپیہ نئے ٹیکس لگا کر مالگزاری کو درست کر کے انتظامیہ اخراجات میں کمی کر کے اور سرمایہ جمع کرنے کا ڈھنگ سدھار کر پورا کیا جائے گا ۔ کمیٹی نے یہ بات بھی نوٹ کی کہ ممکن ہے کہ اس سال صوبوں اور مرکز کے لئے منفی بجٹ پیش کرنا ضروری ہو ۔ اس کے علاوہ چوتھے پلان کے لئے وسائل جمع کرنے کے لئے اُدھار لینا پڑے گا ۔

شملہ ۱۲ر جولائی ۔ ہماچل کے ٹرانسپورٹ منسٹر شری مہرہ داس نے نامہ نگاروں کو بتایا ہے کہ ہماچل پردیش سرکار کی تجویز ہے کہ سیاحوں کے لئے شملہ سے دہلی تک ایک سپیشل بس سروس چلائی جائے ۔ اس سلسلہ میں پنجاب اور دہلی کی سرکاروں سے بات چیت کی جا رہی ہے ۔